صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 03 مئی 2016ء بمطابق 25 رجب 1437 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

مَّا كَانَ ٱللَّهُ لِيَذَرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ ٱلْخَبِيثَ مِنَ ٱلطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى ٱلْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَجْتَبِى مِن رُّسُلِهِۦ مَن يَشَآءُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌO وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا۟ بِهِۦ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَٰثُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ۔

(ترجمہ): (لوگو) جب تک خدا ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دے گا مومنوں کو اس حال میں جس میں تم ہو ہر گز نہیں رہنے دے گا۔ اور اللہ تم کو غیب کی باتوں سے بھی مطلع نہیں کرے گا البتہ خدا اپنے پیغمبروں میں سے جسے چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے۔ تو تم خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری کرو گے تو تم کو اجر عظیم ملے گا جو لوگ مال میں جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا ہے بخل کرتے ہیں وہ اس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں (وہ اچھا نہیں) بلکہ ان کیلئے برا ہے وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔ اور آسمانوں اور زمین کا وارث خدا ہی ہے۔ اور جو عمل تم کرتے ہو خدا کو معلوم ہے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب قربان علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر سر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور کے بعد، کوئسچنز آور کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: ‘Questions` Hour’: Qusetion No. 2858. Not present, it lapses. Question No. 3244, Mr. Mehmood Jan Sahib.

* 3244 _ جناب محمود جان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے PK-7 میں ٹیوب ویلوں پر عملہ بھرتی کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو PK-7 میں سال 2013ء سے تاحال بھرتی کئے گئے چوکیدار، نائب قاصد، بیلدار اور آپریٹروں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}: (الف) بجٹ بک میں حلقہ وائز چوکیدار، نائب قاصد، بیلدار اور آپریٹروں کیلئے کوئی پروونژن نہیں ہے۔ حلقہ PK-7 کے جو لوگ 01-07-2013 کے بعد بھرتی ہوئے ہیں، ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	پوسٹ	پتہ	ریمارکس
1	محمد احتشام خان ولد عبدالرشید	آپریٹر	حمید آباد پوسٹ آفس شاگے، پشاور	
2	مجاہد شاہ ولد معتبر شاہ	آپریٹر	چغر مٹی	Deceased Son Quota

جناب محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه سپیکر صاحب۔ ما جی سوال کړے وو چي PK-7 کښي اوسه پوري ټيوب ويل آپريټرز څومره دی او څومره بهرتی شوی دی جی؟ او د سن 2013 ء نه اوسه پوري څومره کلاس فور، نائب قاصد، بیلدار، آپریټرز چي کوم دغه شوی دی، د هغي تفصیل د ما له راکړے شی؟ نو دوئ چي کوم تفصیل ما له راکړے دے جی، نو صرف دوه نامي بنودلی دی او دي تفصیل نه زه مطمئن نه یمه جی، ځکه چي زما په مطابق باندي ډير زيات اپوائنتمنتس شوی دی جی او دوئ صرف او صرف ډيپارټمنټ نه 2013 ء نه اوسه

پوري صرف دوه نامي ښودلي دی جی، نو د دوئ د جواب نه زه مطمئن نه یم جی۔

جناب سپیکر: سکندر خان! پلیز۔

سینیئر وزیر (آبپاشی): ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، محمود جان خان چي کوم کوئسچن کړے دے جی، هغوی Actually تپوس کړے دے چي حلقه وائز، چونکه ایریګیشن کښي حلقه وائز Concept نشته، هلته کښي خو د پورا ډسټرکټ دغه دے نو هغي کښي چي کوم د دوئ په دغه کښي راتلل، د هغي دغه دوه نومونه دغه شوی دی، که دوئ نور هم ډیټیل غواړی، بالکل به مونږه دوئ سره کښینو، د پورا ضلعي ډیټیل ورته ښائیلي شو او چي څنګه دوئ وائی دغه شان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو پلیز کښینئ محمود خان! تاسو سکندر خان سره کښینئ، ډیټیلډ ډسکشن ورسره اوکړئ، ټهیک شو؟ جی، محمود خان۔

جناب محمود جان: سر! زه د دوئ ایکسیئن صاحب سره ناست ووم جی، هغوی مطلب کوآپریشن نه کوی جی، هم هغه خبره کوی چي تاسو سره به منسټر صاحب خبره کوی، نو مطلب که دا Responsibility د منسټر صاحب وی نو ټهیک ده، مطلب هر یو شے به ډیپارټمنټ به منسټر چلوی جی، دا خو د ایکسیئن صاحب ذمه داری ده چي ما له ډیټیل را کړی جی۔

سینیئر وزیر (آبپاشی): اؤ، بالکل دوئ چي څه ډیټیل غواړی جی، بالکل ډیټیل به ورته ملاویږی، که وائی زه دلته به سټاف والا دا اوغواړمه جی او که سبا آفس ته زما راځی، هلته کښي دوئ وائی، بالکل مونږه به ورله ټول دغه ورکړو، څه ډیټیل چي دوئ غواړی، بالکل We will provide him

جناب سپیکر: اوکے، پلیز میټنګ به د رسره سکندر خان اوکړی۔

Next, 3200, Sardar Aurangzeb Nalotha, not present, it lapses. Question No. 3253, Muhammad Ali. Not present, it lapses. Miss Sobia Shahid, Question No. 3142.

* 3142 _ محترمه ثوبیہ شاہد: کیا وزیر زکواۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2014-15 ءمیں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں، کتنا کتنا خرچ کیا گیا ہے اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

<u>جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور):</u> (الف) جی نہیں، سماجی بہبود کے سیکٹر میں حیات آباد، پشاور میں زکوۃ دفاتر کی تعمیر کے ایک منصوبے کیلئے مالی سال 2014-15 میں مبلغ چار ملین روپے مختص کئے گئے تھے لیکن محکمہ پی اینڈ ڈی اور محکمہ خزانہ میں بروقت کوآرڈی نیشن نہ ہونے کی وجہ سے محکمہ خزانہ مذکورہ سکیم اپنی شائع شدہ کتاب Demands for Grant development expenditure میں شامل نہ کرسکا جس کی وجہ سے اس منصوبہ کو سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حصہ تصور ہی نہیں کیا گیا، لہذا مذکورہ فنڈز محکمہ کو ابتداء ہی سے جاری نہیں ہوئے۔

(ب) البتہ مالی سال کے دوران محکمہ سماجی بہبود کے سیکٹر میں حیات آباد پشاور میں زکواۃ دفاتر کے منصوبے کی تعمیر کیلئے سالانہ اے ڈی پی سکیم نمبر 14154 میں ٹوٹل قیمت مبلغ 35.000 ملین روپے رکھے گئے تھے جس میں سے سال 2015-16 ءمیں مبلغ 5.00 ملین روپے خرچ کرنا تھے (تفصیل درج ذیل ہے) لیکن زمین کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ رقم منقضی ہوگئی۔

GOVERNMENT OF KHYBER PAKHTUNKHWA
ZAKAT, USHR, SOCIAL WELFARE, SPECIAL EDUCATION & WOMEN EMPOWERMENT DEPARTMENT

NO.SPO(SWD)1-2/ADP/2015-16/VOL;1
Dated Peshawar, the 8th July, 2015.

To

The Additional Secretary (Z&U),
Zakat, Usher, SW/SE &WE ,Khyber Pakhtunkhwa

Subject: <u>PC-1 OF ADP SCHEME 141054-ESTABLISHMENT OF ZAKAT & USHR OFFICES AT HAYATABAD PESHAWAR.</u>

I am directed to refer to the subject cited above and to state that an ADP scheme 141054 Establishment of Zakat & Ushr Offices at Hayatabad

Peshawar has included with total cost of Rs 35.000 million and an allocation of Rs 5.000 million. The schemes will be completed up to 30.06.2017. The PC-1 has to be prepared/approved up to 30.07.2016 as per direction of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa. Before preparation, handing over the land to the C&W Division-II, Peshawar will be required to prepare Design Plan, accordingly. Besides, scope of construction work will also be given by the Zakat & Ushr Wing.

2. I am, therefore, to request you kindly to hand over land as well as scope to the C&W Division-II, Peshawar for preparation/furnishing of PC-I costing Rs 35.000 million so that approval of the scheme could be made before, the target date.

Sd/xxxx
(Mohammad Tariq Safi)
Senior Planning Officer

Endst: Even No & date
Copy to the:

1.Executive Engineer, C&W Division-II,Peshawar.
2.PS to Secretary, ZU,SW, SE & WE Department, Khyber Pakhtunkhwa.

Senior Planning Officer

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میرا کوئسچن ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2014-15ء میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؟ جناب سپیکر صاحب! اس کا جواب 'نہیں' میں ملا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں چار ملین ملے تھے اور وہ بھی گورنمنٹ نے ہمیں Allow نہیں کئے اور ہمیں 2014ء میں کچھ نہیں ملا۔ تو کیا اس سال بھی ہماری اس منسٹری میں کام بالکل بند پڑا تھا؟ یہ میرا کوئسچن ہے اور دوسرا جو ہے (الف) میں اس کا پوچھا ہے کہ اگر جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال کو ملنے والی رقم کو کہاں کہاں، کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات فراہم کی جائیں؟ تو سر! اس میں پھر 2015-16ء کا کہا ہے کہ 35 ملین روپے سکیم میں ملے ہیں

اور اس میں سے صرف پانچ ملین روپے خرچ کئے ہیں، باقی جو ہیں وہ Lapse ہو چکے ہیں، تو کیا یہ اس حکومت کی یا اس منسٹری کی یہ کارکردگی ہے؟اس کی ذرا ہمیں وجوہات بتائیں۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب! پلیز۔

وزیر زکواۃ،اوقاف،حج ومذہبی امور: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میری بہن نے جو نکتہ اٹھایا ہے کہ زکواۃ اے ڈی پی میں شامل نہیں ہے، زکواۃ واحد محکمہ ہے کہ Annual development program میں اس کا حصہ نہیں ہوتا،البتہ یہ سوشل ویلفیئر اور زکواۃ Related محکمے ہیں تو پچھلے سال،اس نے تو دو باتیں کہی ہیں، ہم نے کوشش کی ہے، ہمارا جو محکمہ ہے، یہ سارا بینولنٹ فنڈ کی بلڈنگ میں کرائے پر وہ رہتے ہیں تو میں نے کوشش کی اور 14-2013ء کی اے ڈی پی میں میں نے 93 ملین روپے منظور کئے،9 کروڑ30 لاکھ روپے تاکہ ہم اپنے دفتر بنائیں۔ ہمارے پاس حیات آباد میں 18 کنال زمین ہے تو میں نے کوشش کی لیکن اس میں یہ فرق تھا کہ وہ زمین، دو قسم کی زمینیں ہوتی ہیں، ایک کمرشل ہوتی ہے اور ایک ریزیڈنشل ہوتی ہے، تو ہماری جو زمین تھی، ہم اس کے قابل نہیں تھے تو میں نے کوشش کی کہ لوکل گورنمنٹ کے ساتھ یہ معاملہ Tackle کرلوں لیکن وہ نہ ہوا تو اس وجہ سے وہ فنڈ واپس چلا گیا۔ دوسری بار میں نے کوشش کی اور ابھی جو اس میں 35 ملین کا لکھا ہے، ابھی وہی معاملہ ہے،اوقاف میں بھی یہ معاملہ ہے اور زکواۃ میں بھی ہے، تو سوشل ویلفیئر کے سیکٹر میں ہم نے یہ ڈالا ہے لیکن ابھی تک یہ Mature نہیں ہوا، وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس جو زمین ہے، قانونی طور پر ہم اس پہ آبادی نہیں بنا سکتے، یہی وجہ ہے کہ ہم یہ کام نہ کر سکے۔

جناب سپیکر: جی، میڈم۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! میں یہی، روزانہ منسٹر صاحب کے ساتھ ہمارے ایم پی ایز کے یہ کونسچنز ہیں جن پہ شکایات ہیں کہ جو زکواۃ ہے، وہ ساری جماعت اسلامی کے ممبران لے کر جا رہے ہیں تو اس کا Main مسئلہ یہی ہے کہ ابھی تک زکواۃ کا کوئی آفس ہی نہیں ہے اور یہ لوگ آفس بنانے کیلئے کوئی سکیم ہی نہیں دے رہے ہیں تو میرے خیال سے جماعت اسلامی کے دفتر میں ہی یہ میرے خیال سے تقسیم ہو رہی ہے، کسی اور کو ادھر جانے کی ضرورت ہی نہیں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم! اپنے کوئسچن تک ہی محدود رہیں، پلیز۔

<u>وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور:</u> انھوں نے زکوۃ کی تقسیم کے متعلق تو سوال نہیں کیا ہے تو فریش سوال لے آئیں تو ان شاءاللہ میں بھرپور جواب دوں گا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay. Next, 3175, Moulana Mufti Fazal Ghafoor. Not present, it lapses. 3173, Moulana Mufti Fazal Ghafoor. Not present, it lapses. 3167, Moulana Mufti Fazal Ghafoor. Not present, it lapses. Question No. 3166, not present, it lapses. Next, 3165, Mufti Fazal Ghafoor. Not present, it lapses. Question No. 2805, Madam Sobia Shahid.

* 2805 _ <u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے پٹوار کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کا وعدہ کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک کتنے فیصد کام کو کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے، جن جن علاقوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا گیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت کب تک صوبہ بھر کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کر پائے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امین اللہ خان گنڈا پور (وزیر مال) (جواب وزیر بلدیات نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) بورڈ آف ریونیو کے تحت کمپیوٹرائزیشن کا کام دو پراجیکٹس کے تحت چل رہا ہے، پہلے مرحلے میں پراجیکٹ فیز1، جس میں ضلع ڈی آئی خان، بنوں، کوہاٹ، پشاور، مردان، بونیر اور ایبٹ آباد جس پر تقریباً 95 فیصد کام مکمل کیا جا چکا ہے اور سروس ڈیلیوری سنٹر کی تعمیر پر کام جاری ہے جبکہ ضلع مردان کی تحصیل مردان اور پشاور میں ایک ایک سروس ڈیلیوری سنٹر میں انتقالات کا اندراج شروع ہے، آئندہ دو ماہ تک تحصیل تخت بھائی اور کاٹلنگ میں بھی سروس ڈیلیوری سنٹر کام شروع کر دیں گے۔ فیز1 کا دورانیہ 2018ء تک ہے۔ (پراگریس رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی)۔ پراجیکٹ فیز2 کے تحت 12 اضلاع میں کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ پر کام جون 2015ء سے جاری ہے جس میں ضلع سوات، شانگلہ، بٹگرام، مانسہرہ، ہری پور، صوابی، نوشہرہ، چارسدہ، ہنگو، کرک، ٹانک اور لکی مروت شامل ہیں۔ مذکورہ اضلاع میں تقریباً 30 فیصد کام مکمل ہے جبکہ جمع بندیوں کے اندراج کا کام بھی جاری ہے اور ساتھ ہی سروس ڈیلیوری سنٹرز کی تعمیر کیلئے پی

سی ون کی منظوری ہو چکی ہے اور مستقبل قریب میں سروس ڈیلیوری سنٹرز کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ فیز 2 کا دورانیہ 2019ء تک ہے۔

PROGRESS REPORT ON COMPUTERIZATION OF LAND RECORDS IN KHYBER PAKHTUNKHWA (Phase-1) UPTO 22ND APRIL, 2016

A. Mauza-Wise Overall Scanning Report

	District Peshawar			District Abbottabad			District Mardan			District D.I.Khan		
	Tot-	Comp	Rem	Tot	Comp	Rem	Tot	Comp	Rem	Tot	Comp	Rem
RHZ	193	193	-	351	351	-	176	176	-	390	378	12
Muta-tion	193	193	-	351	351	-	176	176	-	390	229	161

	District Bannu			District Kohat			District Buner		
	Total	Comp-leted	Rema-ining	Total	Comp-leted	Rema-ining	Total	Comp-leted	Rema-ining
RHZ	234	228	6	145	145	-	167	167	-
Mutation	234	-	234	145	63	82	167	167	-

B. Data Entry Status:

Districts	Total Mausas	Data Entry in Process	Data Entry Completed	QA in Process	QA Complted	Printed/ Delivered	Recrived Back after Validation
Peshawar	193	0	193	0	193	193	192
Abbottabad	351	0	351	0	351	351	345
Mardan	176	0	176	0	176	176	176
D.I.Khan	390	5	367	4	369	369	306
Bannu	234	6	178	10	168	166	145
Kohat	145	0	145	0	145	145	111
Buner	167	0	167	0	167	167	167
Total :	**1656**	**11**	**1577**	**14**	**1569**	**1567**	**1442**

C. Fard-e-Badar & Mutations Status Mardan

Tehsil	Available Mouzas	Fard Badar In process	Mutation In process	Fard Badar Entered	Mutations Entered	Completed Without Issues	Having Less than 15 issues	Having More than 15 issues
Mardan	106	-	-	106	106	106	-	-
Katlang	29	-	-	29	29	29	-	-
Takht Bhai	41	-	-	41	41	41	-	-
Total:	176	-	-	176	176	176	-	-

Fard-e-badar & Mutations Status Abbottabad							
Total Mouzas	Available Mouzas	Fard Badar Entered Mouzas	Mutation In process Mouzas	Mutations Entered Mouzas	Mouzas Completed	Having Less than 15 issues	Having More than 15 issues
351	345	283	03	232	104	47	81

Fard-e-badar & Mutations Status Peshawar							
Total Mouzas	Available Mouzas	Fard Badar Entered Mouzas	Mutation In process Mouzas	Mutations Entered Mouzas	Mouzas Completed	Having Less than 15 issues	Having More than 15 issues
193	192	192	01	191	81	17	93

Weekly Process Report upto April 08, 2016-05-06

Board of Revenue, Khyber Pakhtunkhwa Computerization of Land Records

Phase-II

Over All Scanning Report:

	District Haripur			District Swabi			District Lakki Marwat			District Tank		
	Total	Comp-leted	Rema-ining	Total	Comp-leted	Rem-aining	Total	Comp-leted	Rema-ining	Total	Comp-leted	Rema-ining
RHZ	366	365	01	160	135	03	169	145	28	87	87	-
Mutation	366	-	-	-	-	-	169	-	-	67	-	-

	District Nowshera			District Charsadda			District Hangu			District Karak		
	Total	Scan	Pending	Total	Scan	Pending	Total	Scan	Pending	Total	Scan	Pending
RHZ	160	160	0	205	205	0	49	49	0	122	122	0
Mutation	160	30	130	0	0	0	49	0	49	122	52	70

	District Swat			District Shangla			District Battagram			District Mansehra		
	Total	Scan	Pending	Total	Scan	Pending	Total	Scan	Pending	Total	Scan	Pending
RHZ	219	219	-	111	111	-	104	104	-	399	330	69

Mutation												

Over All Data-Entry Report:

District	Total Mauzas	Data Entry in Process	Data Entry Complted	QA In Process	QA Complted	Printed/ Delivered	Received Back After Validation
Nowshera	160	24	121	15	74	61	2
Charsadda	206	7	91	10	81	63	38
Hangu	49	13	21	1	20	15	10
Karak	122	5	46	3	43	42	15
Haripur	366	12	297	10	195	191	93
Swabi	160	6	70	5	49	49	4
Lakki Marwat	169	8	67	10	50	50	5
Tank	87	1	84	10	64	62	18
Swat	219	23	68	18	50	42	0
Shangla	111	0	111	0	111	111	68
Mansehra	399	22	114	15	99	90	0
Battagram	104	0	104	0	104	104	100
Total:	1991	121	1194	97	940	880	353

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور): جناب سپیکر! میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں، مفتی فضل غفور صاحب کے سوال کے متعلق۔

جناب سپیکر: کس کی؟

وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: مفتی فضل غفور کے سوال کی۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو ختم ہو گیا ہے۔

وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: نہیں، وہ تو ہوا ہے لیکن میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے، بس Lapse ہو گیا جی، Lapse ہو گیا ہے (قہقہہ) جی میڈم! 2805۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! میرا یہ کوئسچن ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے پٹوار کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا وعدہ کیا ہے؟ اس کا (ب) ہے کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک کتنے فیصد کام کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے، جن جن حلقوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت کب تک صوبے بھر کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کر پائے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟ سر! اس میں مجھے جواب ملا ہے کہ 95 پرسنٹ ہم نے تین سالوں میں کمپیوٹرائزڈ کیا ہے تین سالوں

میں، جبکہ پشاور میں یہ جو حلقے اس میں بتائے گئے ہیں، سب کے پاس ہوں گے، پشاور میں کل موضع جات 193 ہیں جن میں سے ابھی تک 100 بھی کمپلیٹ نہیں ہوئے ہیں اور میں یہ آپ کو سرکل پشاور داودزئی سرکل جس میں بتایا ہے، یہ بتایا ہے اور سروس ڈیلیوری سنٹر کی تعمیر پر کام جاری ہے جبکہ مردان کی تحصیل مردان اور ضلع پشاور میں ایک سروس ڈیلیوری سنٹر میں انتقالات کا اندراج شروع ہے، اس سروس ڈیلیوری سنٹر میں ابھی تک صرف پانچ انتقالات ہوئے ہیں، باقی ادھر ابھی تک پٹواری بیٹھے ہوئے ہیں اور پٹواری دبا دب اپنے انتقالات کر رہے ہیں۔ اگر آپ لوگوں نے دونوں سسٹم چلانے تھے اور آپ لوگوں نے اس کو فیل کرنا تھا تو پھر یہ آواز کیوں اٹھائی تھی، آپ اس صوبے کے عوام کو کیوں دھوکہ دے رہے ہیں؟ دوسرا جو ہے پشاور میں ایک سروس ڈیلیوری سنٹر ہے تو ڈیٹا سٹوریج کیلئے، ایک اگر وہ ختم ہو جائے تو ڈیٹا سروس کیلئے کیا جائے گا؟ اس کا بھی مجھے بتائیں، اس کا تو کچھ بھی نہیں ہے اور دوسرے اضلاع میں اس کا جو بتا رہے ہیں کہ 2019ء تک یہ کمپلیٹ ہو گا، یہ تو نوے دن کا پٹواری سسٹم ٹھیک کرنا تھا تو 2019ء تک دوسرے فیز میں یہ کس طرح جائیں گے؟ ابھی تک تو پہلا فیز بھی یہ جو بتا رہے ہیں 95 پرسنٹ، اس کے بھی پانچ مہینوں میں پانچ انتقالات ہیں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر، امتیاز شاہد صاحب، جی امتیاز شاہد صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میرے ساتھ، میں نے کل بھی چیف منسٹر کے ساتھ یہی بات کی اور آپ کے یہاں بھی گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جس منسٹر صاحب یا جس ایم پی اے کا کوئی کونسِرن ہوتا ہے، میرے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہوتا تو میرے لئے Embarrassing situation ہوتی ہے، تو اس بارے میں آپ مہربانی کر کے کوئی حکم پاس کریں۔

جناب سپیکر: میں اس پہ رولنگ، جی جی، سلیم خان، سلیم خان چترال۔

جناب سلیم خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت! چیک کرلیں، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ کوئی وہ نہیں ہو سکتا، میرے خیال میں تو اسمبلی کی بھی توہین ہے کہ کوئی کم از کم پر اپر ایک طریقہ ہو جائے، جو بھی ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ کنسرنڈ منسٹر کو

پراپر بریف کرے اور جو بھی کیبینٹ کا منسٹر نہ ہو، یہ کمپیوٹرائزڈ ہے، آپ چیک کرلیں۔ کوئسچن ہے، 2805،جی سلیم صاحب۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر! یہ مسئلہ اس اسمبلی میں کافی عرصے سے چلا آرہا ہے اور ہم ممبران جب کوئسچن کرتے ہیں تو بہت عرصہ بعد وہ ٹیبل ہوتا ہے، اسمبلی میں آجاتا ہے، اس کے بعد جب کنسرنڈ منسٹر کی باری آجائے تو وہ غائب ہو جاتا ہے یا اس اسمبلی میں نہیں آتا ہے یا کسی اور کے ذمے اس کو لگاتا ہے، سر! یہ اس اسمبلی کی توہین ہے اور اس کے اوپر ہم نے کئی دفعہ یہاں ڈیبیٹ کی، ہم نے واک آؤٹ بھی کیا مگر ہمارے محترم منسٹر صاحبان بالکل کسی بات کو Seriously لیتے ہی نہیں ہیں۔ اگر اس طرح کی صورتحال رہی تو پھر نہ ہم کوئسچن کریں گے اور نہ یہ کوئسچنز آوور ہونا چاہیئے، تو Kindly, Sir! اس کے اوپر، آپ کی مہربانی آپ Seriously action لیں پلیز۔

جناب سپیکر: راجہ فیصل زمان۔

راجہ فیصل زمان: سر! حیرانگی کی بات یہ ہے کہ یہ سوال کل آیا تھا اور آج دوسرے دن لگاتار آرہا ہے، اس کا مطلب ہے کہ کل بھی یہی جواب تھا جو آج دیا گیا ہے، تیاری کا عالم یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے اس کو مناسب نہیں سمجھا کہ کسی کو بھی اس کی اونرشپ دے۔ یہ Basically ٹریژری بنچز میں سے جتنے منسٹرز ہیں، یہ ان کی اونرشپ ہوتی ہے یہاں پہ سوالوں کا جواب دینا اور ڈیپارٹمنٹ سے پوچھنا یہ کنسرنڈ جو منسٹرز بیٹھے ہیں، انہوں نے پوچھنا ہے اور یہ آج دوسرا دن ہے کہ ایک لیڈی نے سوال کیا ہے اور ایک اہم سوال ہے اور اس کا جواب کسی کے پاس نہیں ہے۔ اس کا جواب تو میں بھی اپنی طرف سے کوئی بنا کے دوں تو دے سکتا ہوں، سیاسی بندہ جواب بنا کر دے سکتا ہے لیکن سر! آپ کی چیئر کی ہم اتنی عزت اور Respect کرتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں سر! کہ آپ کی چیئر کے پاس اس قسم کے ایشوز جب آئیں گے تو اس کا مطلب کیا ہے کہ اس اسمبلی کو Seriously کوئی نہیں لے رہا اور مجھے دکھ زیادہ اس بات کا ہے کہ یہ دوسرے دن آرہا ہے، یا تو یہ نہ آیا ہوتا تو کچھ، کل آپ نے اس کو کہا ہے کہ میں ابھی نہیں لیتا، میں اس کو کل لوں گا اور اس کنسرنڈ ایم پی اے سے بھی کسی نے Liaison نہیں رکھا کہ بھائی! آپ کا سوال ہے، ہم آپ کو جواب دیتے ہیں تو اس میں آپ کو تھوڑا اندازہ ہو سکتا ہے سر! بہرحال آپ کو میری یہ Humble request ہوگی۔

Mr. Speaker: Inayat Khan! Please, comment.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: یہ جو میرے دوستوں نے نکتہ اٹھایا ہے، راجہ فیصل زمان صاحب اور ہماری بہن کا کچھ سوال ہے لیکن سر! یہ سوال میرے سامنے آپ کی سافٹ کاپی ہے کمپیوٹر میں، تو اس میں نہیں ہے بہر حال میں نے ہارڈ کاپی کے اندر نکالا ہے، جو لاء منسٹر صاحب نے بات کی ہے اور انہوں نے بھی کی ہے، یہ بات بالکل درست ہے کہ سرکاری آفیسرز کو اور ایڈمنسٹریٹیو سیکرٹریز کو، متعلقہ منسٹر کو یہ بات انتہائی سنجیدگی سے لینی چاہیے اور جہاں تک کیبینٹ کی Collective responsibility کا تعلق ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو کیبینٹ منسٹر ہے He is a Computer and he is suppose to respond to each and every question without intimation، یہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کی Responsibility ہوتی ہے، ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری کی Responsibility ہوتی ہے کہ روزانہ وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک بندے کی Permanently duty لگائیں کہ وہ اسمبلی جا کر اسمبلی بزنس کو ہینڈل کرے اور اسمبلی بزنس کو ایک دن پہلے دیکھ کر متعلقہ منسٹر کا بزنس نکال کر اس منسٹر کو بریفنگ دیں If his Minister is not around then he may brief another Cabinet Minister اور وہ پھر اس کو Response کر سکتا ہے، This is the procedure جو حکومتوں کے اندر چلتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے بڑی غیر سنجیدگی سے لیا ہوا ہے اور میں بالکل ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں، یہ انتہائی نامناسب طریقہ ہے اور یہ حکومت اور کیبینٹ کو Embarrass کرنے کا اور یہ نامناسب ہے، انتہائی نامناسب ہے اور میں بھی امتیاز بھائی کے ساتھ بالکل Agree کرتا ہوں، آپ جو بھی رولنگ دینا چاہتے ہیں، ہم آگے چیف منسٹر کے لیول پر بھی Take up کرتے ہیں اور اس پہ Revenue Department should be taken to task for it, why they have not intimated the Cabinet Minister on this question?، یہ ان کی Responsibility ہے، This is their responsibility that each department، یہ آپ کی طرف سے رولنگ آنی چاہیے اور ہم آپ کو سپورٹ کرتے ہیں اور آپ کی بات آگے ہم حکومت کے لیول پر بھی یہ کام کریں گے، Each department should, every day, send their representative to the Provincial Assembly, not less than Additional Secretary, not less than Additional Secretary.

ہر ڈیپارٹمنٹ کو اسمبلی کے اندر بزنس کیلئے ایک ایڈیشنل سیکرٹری کو بھیجنا چاہیے اور اگر نہیں بھیجتے تو وہ حکومت کے ساتھ مذاق کرتے ہیں اور Dailly وہ اسمبلی کے اندر جو وہ ایجنڈا آتا ہے، وہ دیکھ کر اپنے منسٹر کو انفارم کریں، ان کو، اگر منسٹر انچارج نہیں ہیں تو پھر کسی دوسرے کیبینٹ منسٹر کو، لیکن یہ انتہائی نامناسب ہے اور اس پہ اپوزیشن جتنی بھی بات کرتی ہے، Protest کرتی ہے، Complaint کرتی ہے، ان کی بات بالکل بجا ہے اور سر! میں آپ کی طرف سے رولنگ چاہوں گا (تالیاں) اور میں خود بھی حکومت کے ایک منسٹر کی حیثیت سے، سکندر خان اور ہمارے کولیگز جو ادھر Around کیبینٹ منسٹرز موجود ہیں، ہم اس کو بالکل Seriously take up کریں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

رولنگ

جناب سپیکر: میں آج ایک مختصر رولنگ اس پر دیتا ہوں، ڈیٹیلڈ رولنگ میں اس کے اوپر Proper دوں گا۔

تمام وزراء صاحبان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے بزنس کے سلسلے میں اسمبلی اجلاس میں آنا یقینی بنائیں اور کسی وجہ سے وہ اجلاس میں نہیں آ سکتے تو بروقت وزیر قانون یا کسی دوسرے وزیر کو مطلع کریں تاکہ وہ محکمہ سے بریفنگ لے کر اسمبلی میں صحیح جواب دے سکیں۔

میں ڈیٹیلڈ رولنگ ان شاء اللہ نیکسٹ میں دوں گا، نیکسٹ جو Friday کو ہوگا، میں اس کے اوپر ڈیٹیلڈ رولنگ دوں گا اور دوسری بات یہ ہے کہ جو ممبر جس کا سوال ایجنڈے میں شامل ہو، اگر کسی دن اجلاس سے غیر حاضر رہے تو اس کا سوال Answered تصور کیا جائے گا اور اس کی Revival نہیں کی جائے گی۔ جی، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: ډیره زیاته مهربانی۔ مونږه همیشه تاسو ته دا ریکویسټ کړے دے، دي چیئر ته چي د دي ایوان، د دي ایوان معزز اراکینو عزت او وقار ستاسو په لاس کښي دے۔ مونږه چي کله نه دي ځل دي اسمبلئ ته راغلی یو، ډیر کم داسي سیکرټریان به مونږ کتلی وی چي ستا چیمبر ته راغلی دلته په بالکونئ کښي ناست وی۔ مونږه مخکښي هم تاسو ته پرائیویټ ځایونو کښي دا ریکویسټ کړے دے چي کم از کم مطلب دا دے چي یو ځل خو دي چیف سیکرټری ته اووایئ جی چي Personally دلته راشی نو هله به دا حکومت مونږ وایو چي حکومت

دے او دا اپوزیشن دے او تاسو سپیکر صاحب! چیئر کوئ جی، لهذا زما دا یقین دے چي تر اوسه پوري دي بیوروکریسی مونږه هڅو تسلیم کړی نه یو چي آیا مطلب دا قانون ساز اداره ده او دلته کښني مطلب دے مونږ ته جوابده دی خو کم از کم دغه خبره، یو ځل نیم تاسو رولنگ هم ورکړے دے خو په هغي چا عمل نه دے کړے، لهذا زمونږه دا درخواست دے چي د ممبر وقار ستا په لاس کښني دے، د دي ایوان وقار ستا په لاس کښني دے چي کم از کم په دي باندي خپله ایکشن واخلئ۔ مهربانی۔

جناب قربان علی خان: پوائنٹ آف آرڈر سر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، چونکہ ابھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا، یہ اس کے بعد ہوگا۔ کوئسچنز آور کے بعد ہوگا، کوئسچنز آور کے بعد ہوگا (مداخلت) نہیں، چونکہ اس حوالے سے یہ بات کرنا چاہتے تھے، میں اس پہ یہ کہنا چاہتا ہوں، میں نے اس پہ ڈیٹیل رولنگ دینی ہے اور اس کے حوالے سے میں بالکل کسی صورت میں اسمبلی کو Let down نہیں کروں گا اور اسمبلی کی جو اپنی ذمہ داریاں ہیں، وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرے گی ان شاءاللہ تعالیٰ۔ نیکسٹ، میڈم ثوبیہ شاہد، 3105۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: یہ کوئسچن جو 2805 ہے، اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے، پارلیمانی سیکرٹری بھی تو ہونا چاہیے کہ وہ ہمیں جواب دے کیونکہ گنڈاپور صاحب نے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! اس کے اوپر میں نے رولنگ دی ہے اور اس کے بعد ان شاءاللہ پھر میں ڈیٹیل رولنگ دوں گا۔ جی میڈم! نیکسٹ کوئسچن، پلیز۔

* 3105 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب! کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایم ایس سہارا کو پراسپکٹنگ لائسنس نمبر 109 ضلع ایبٹ آباد کیلئے سال 2010 میں دیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ لائسنس سے معدنیات کی پیداوار اب بھی جاری ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ لائسنس فاسفیٹ کیلئے دیا گیا تھا اور فاسفیٹ معلوم کرنے کیلئے افسران نے معائنہ بھی کیا تھا؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں بلاک سی کی بھی نیلامی ہو چکی ہے;

(ز) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کیا محکمہ معدنیات کے افسران نے اجراء سے پہلے فاسفیٹ معلوم کرنے کیلئے معائنہ کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) 2010ء سے اب تک ماہانہ پیداوار کی تفصیل بمعہ جاری شدہ چالان مہیا کی جائے;

(iii) اجراء کے بعد منرل ٹیسٹنگ لیبارٹری کی دونوں رپورٹ بھی مہیا کی جائیں؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں۔

(i) جی ہاں، رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) 2010ء سے اب تک ماہانہ پیداوار اور جاری شدہ چالان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(iii) لائسنس کے اجراء کے بعد (MTL) لیبارٹری میں ایک ٹیسٹ کیا گیا۔ (رپوٹ ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! آیا یہ درست ہے کہ ایم ایس سہارا کو پراسپکٹنگ لائسنس نمبر 109 ضلع ایبٹ آباد کیلئے سال 2010ء میں دیا گیا تھا؟ اس کا جواب 'جی ہاں' میں آیا ہے۔ کیا پراسپکٹنگ لائسنس سے پیداوار کی اجازت دی جاتی ہے، پروڈکشن کی اجازت؟ یہ صرف میں نے میڈم سے پوچھنا ہے۔ دوسرا جو ہے جز (ب) میں، آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ لائسنس سے معدنیات کی پیداوار اب بھی جاری ہے؟ اس کا جواب بھی 'ہاں' میں آیا ہے، تو میڈم! اس میں مارچ اور اپریل کی پیداوار ہے کہ نہیں؟ جز (ج) جو ہے، آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ لائسنس فاسفیٹ کیلئے دیا گیا تھا اور فاسفیٹ معلوم کرنے کیلئے افسران نے معائنہ بھی کیا تھا، معائنہ کیلئے کون کونسے افسران موجود تھے، جیالوجسٹس ان میں موجود تھے، یہ لائسنس ٹھیک اور قانون کے مطابق دیا تھا؟ (د) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں بلاک سی کی

بھی نیلامی ہو چکی ہے ؟تو اس کا جواب 'جی ہاں' میں آیا ہے، اگر یہ ہاں میں ہے تو نیلامی ہو چکی ہے تو اس کی موجودہ پوزیشن کیا ہے، یہ نیلامی کس نے کی ہے، یہ نیلامی کس کمپنی کے پاس ہے، نیلامی کیلئے کیا گیا ہے ؟اور اگر اس پہ Stay ہے تو بھی میڈم! کب سے اس پہ Stay ہے ؟مجھے بتادیا جائے ابھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم، ہاں میڈم۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: یہ آگے بھی ہے سر، یہ ختم ابھی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

جناب شیراز خان: جناب!

جناب سپیکر: سپلیمنٹری؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): شکریہ، جناب سپیکر۔ سوال کا جواب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے یہ سوال کا جواب دے دیں، اس کے بعد اگر آپ سپلیمنٹری۔

وزیر معدنیات: سوال کا جواب آنے کے بعد پھر سپلیمنٹری ہو سکتا ہے، مہربانی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر معدنیات: دوسرا جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ سوال پڑھنے پہ اتنا ٹائم ضائع نہ کریں کیونکہ سب کے سامنے ہوتا ہے، بنیادی طور پر اگر فوری طور پر کوئی سپلیمنٹری آجائے یا ان کو جواب میں کوئی اعتراض ہو تو پھر اتنا زیادہ سوال پڑھنا چاہیے۔ میں یہاں پہ اپنی انتہائی معزز رکن اور بہن کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ انہوں نے تین سوالات پوچھے ہیں، اوپر تفصیل دی ہے، جو واقعات ہیں اس کے مطابق انہیں جواب دے دیا لیکن انہوں نے کہا کہ اگر (الف) تا (د) کے جوابات صحیح ہیں تو پھر یہ بتائیں کہ محکمہ معدنیات کے افسران نے اجراء سے پہلے فاسفیٹ معلوم کرنے کیلئے معائنہ کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ ہم نے کہا 'جی ہاں' کیا ہے اور تفصیل فراہم کر دی۔ انہوں نے کہا کہ ماہانہ پیداوار کی تفصیل دیں بمعہ جاری شدہ چالان، ساتھ ہی دیدی گئی۔ انہوں نے کہا اجرا کے بعد منرل ٹیسٹنگ لیبارٹری کی دونوں رپورٹس بھی مہیا کی جائیں، ہم نے ان کو بتایا ایک منرل ٹیسٹنگ کی، معائنہ ہوا ہے، وہ ہم نے ساتھ رپورٹ دیدی۔ اب اگر ان کے ذہن میں کوئی سوالات آتے ہیں جو انہوں نے نہیں پوچھے تو She is most welcome جو

میرے پاس جواب ہوں گے، میں دے دوں گی۔ اگر نہیں ہوئے تو فریش نوٹس کیلئے میں ضرور ان سے استدعا کروں گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میڈم! آپ Agree کرتی ہیں کہ نہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! اس میں آیا ہوا ہے کہ مارچ اور اپریل کا، تو اگر یہ Till now ہے تو مارچ اور اپریل کا ریکارڈ اس میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شیراز خان! آپ کا کوئی سپلیمنٹری ہے؟

جناب محمد شیراز: جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد شیراز: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر! یہ بہت اہم کوئسچن ہے کہ ایم ایس سہار اپر اسپکٹنگ لائسنس نمبر 109، اس میں جو (د) جز ہے، اس میں کلاز ٹو جو ہے، اس میں اگر دیکھا جائے تو 2010ء سے اب تک ماہانہ پیداوار کی تفصیل بمعہ جاری شدہ چالان مہیا کی جائے؟ اس میں سر! جو انہوں نے تفصیل دی ہے اور وہ میرے خیال میں اس میں ہمارے ایک منسٹر صاحب اور ڈی جی صاحب اور اسی طرح یہ لائسنس والے جو ہیں، وہ میرے خیال میں Arrested ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو تفصیل انہوں نے دی ہے، اس میں 9 جون اور 17 جولائی کو گرفتاریاں ہوئی ہیں 2015ء کو، لیکن اس وقت اور اس کے بعد اب تک یہ چالان جاری ہیں، یہ جو ٹھیکہ تھا، نیلام ہوا تھا، یہ 2010ء میں نیلام ہوا تھا تو 2010ء سے اگر اس وقت تک، ان لوگوں کے Arrest ہونے تک اس علاقے سے جو چالان جاری ہوئے ہیں، آیا وہ قانونی تھے یا غیر قانونی تھے؟ تو اس کے بعد اس میں جو چارٹ انہوں نے دیا ہوا ہے کہ ابھی تک اس میں چالان جاری ہو رہے ہیں تو آیا اگر یہ بات ہے تو ان لوگوں کو کس قانون کے تحت اور کیسے ان کو گرفتار کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: میڈم پلیز۔ میڈم پلیز۔ شیراز خان! که پښتو کښې وائې نو ډېره به ښه وی چیئر ته (قہقہے)

جناب محمد شیراز: ډېر ښکلے۔

وزیر معدنیات: زمونږ د دواړو پښتو بالکل یو شان ده، پښتو کښې د اوئیلي شی۔

جناب سپیکر! ماشاءاللہ بہت اچھا سوال کیا، ایک تو میں اپنی بہن سے یہ کہوں گی کہ یہ سوال آیا ہوا ہے، تقریباً ایک ماہ سے زیادہ ہو گیا ہے اور یہ ابھی آیا ہے Take up ہوا، تو جس وقت تک، ایک مہینے سے زیادہ ہوا ہے اور اس میں کچھ ایسے نکات ہیں کہ میں اس کی Approval اس وقت تک نہیں دے رہی تھی جب تک محکمے نے میری تسلی نہیں کی، تو اب جب آیا ہے تو اس لئے latest figures جو ہیں، یہ مارچ اور اپریل کی نہیں ہیں، اگر وہ چاہیں گی تو وہ ان کو ہم Provide کر دیں گے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ جہاں تک شیراز صاحب نے سپلیمنٹری کوسچن کیا، یہ بالکل صحیح ہے جناب سپیکر! اس میں جو ٹھیکہ ہوا تھا، اس میں بنیادی طور پر اس کا چالان اس لئے نہیں ہے کہ یہ ہائی کورٹ میں وہاں سے Stay پر تھا اور اس Stay میں یہ بنیادی، آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ اس میں جو سوال یہ کر رہے ہیں، اس حوالے سے اس کا ریکارڈ بھی گیا تھا اور یہ Stay کی بنیاد پر چل رہا ہے اور اب وہ اس چیز کو، اگر وہی اتھارٹی ہے، بجائے اس کے ہم یہ کہیں کہ بغیر کسی، Unauthorized چالان تو ہو بھی نہیں سکتا، یہ محکمہ چاہے تو جس چالان پر ان کو اعتراض ہے، اگر وہ یہاں پر Identify کر دیں تو اس کے متعلق بھی ان کو اگر وہ جو Date انہوں نے بتائی ہے، جون، آپ مجھے دوبارہ اگر Repeat کر دیں کہ کونسے جون کی آپ بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد شیراز: 15 جون اور 17 جولائی کو یہ چند افراد Arrest ہوئے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ جو یہ Arrest ہوئے ہیں، ابھی تک یہ جاری ہے تو میرا مقصد ہے، اس کے بعد بھی جاری ہے اور ابھی تک جاری ہے، آیا پہلے قانونی تھی یا غیر قانونی تھی یا اب قانونی ہے یا غیر قانونی ہے یا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ادھر ہوں جی، چیئر کو ایڈریس کریں۔

وزیر معدنیات: دیکھیں، بنیادی طور پر میں نے آپ کو بتایا کہ اگر آپ دیکھیں کہ بیچ میں اس میں تعطل آیا ہے، وہ جو تقریباً 15 جون کے بعد 20 جون تک اس میں بریک رہا ہے، اگر آپ دیکھیں اور اس کے بعد یہ اسی لئے کہ وہ کسٹڈی میں لیا گیا اور اس کے بعد جب اس چیز کی اجازت ملی ہے، چالان Use ہوا ہے اور باقاعدہ 30 دسمبر 2015ء سے پھر یہ دوبارہ چالان کا استعمال ہوا جو کہ ایک باقاعدہ کورٹ کی سپورٹ کے

ساتھ اوران کی اتھارٹی کے اندر رہوا ہے۔ جہاں تک آپ نے بلاک سی کا پوچھا، تو بلاک سی جو ہے، آپ نے یا میرے خیال میں میڈم نے پوچھا کہ اس کی نیلامی ہوئی ہے 2009ء میں، اور 2009ء میں چونکہ انہوں نے بلاک سی کی ایک Formality complete نہیں کی تھی، اس کی وجہ سے وہ کینسل کی گئی اور کال ڈیپازٹ کو Forfeit کر دیا، اس کے Against وہ کورٹ میں چلے گئے، ہائی کورٹ میں، اور مسلسل وہ اپنا کورٹ کا کیس لڑتے ہوئے، اب انہوں نے جناب سپیکر! درخواست دی ہے کہ ہم اب وہ کیس Withdraw کرتے ہیں اور ہمارا جو کال ڈیپازٹ ہے، وہ ہمیں ریلیز کر دیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ میڈم! ایسا کریں، آپ اگر شیراز خان کے ساتھ میٹنگ کر لیں۔

<u>وزیر معدنیات</u>: بس سر، میں فائنل بتا دوں، محکمے نے اب وہ لاء کو بھیجا ہوا ہے، اس پر ایڈوائس لینے کہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ بہر حال جس وقت بھی، ویلکم جی، یہ آئیں جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شیزار خان! آپ دونوں ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

<u>جناب محمد شیراز</u>: سر! میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ ٹھیک ہے جون اور جولائی میں انہوں نے چالان بند کئے ہیں لیکن جون اور جولائی سے دسمبر تک جو مائننگ ہوئی ہے، اس میں آپ نے کونسی گرفتاریاں کی ہیں؟ میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر اس ٹائم میں بھی یہ، دسمبر تک جو یہ چالان دیکھیں لیں سر! اس میں اگر جون اور جولائی کے بعد اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر اور دسمبر تک جو چالان ایشو ہوئے ہیں، اس کا ذمہ وار کون ہے؟ مجھے یہ جواب دیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: شیراز خان! میری ایک Humble request ہے۔

<u>جناب محمد شیراز</u>: جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: یا تو یہ کہ میڈم کے ساتھ ابھی بریک میں آپ میٹنگ کر لیں، میڈم کے ساتھ میٹنگ کر لیں تاکہ ایشوز سمجھ آجائے۔ جی، میڈم۔

<u>وزیر معدنیات</u>: جناب سپیکر! اگر آپ یہ چاہتے ہیں، فاضل رکن، تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، کمیٹی میں بھی جا سکتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ اگر کمیٹی کو بھیجا جائے، میں تو۔۔۔۔

وزیر معدنیات: ہمیں تو کمیٹی میں بھیجنے پر قطعاً اعتراض نہیں ہے، اگر کوئی بات ہو، لیکن میں ان کو یہ بتانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: موور کیا کہتی ہے؟ موور جو۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! یہ کوئسچن کمیٹی میں، کمیٹی کو چلا جائے کیونکہ Already اس میں ہمارے منسٹر صاحب اندر ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کمیٹی میں بھیجنا چاہتی ہیں میڈم، میڈم! آپ پلیز کمیٹی میں بھیجنا چاہتی ہیں، آپ بھیجنا چاہتی ہیں؟

وزیر معدنیات: صحیح ہے۔

Mr .Speaker: Okay, okay.
Ms Sobia Shahid: Thank you.
Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Applause)

Mr. Speaker: Question number, Madam Sobia,

کونسا کوئسچن نمبر ہے؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: 3106۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 3106۔

* 3106 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت میں نئے مائننگ لیز (ML)، پراسپیکٹنگ لائسنس (PL) اور Reconnaissance لائسنس (RL) گرانٹ کرنے پر پابندی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نئی لیز کیلئے بذریعہ آن لائن محکمے نے (MIS) سسٹم بنایا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ نئی لیز کیلئے شفافیت اور میرٹ پر دینے کیلئے آن لائن درخواستیں جمع ہوتی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) پابندی کس نے اور کب لگائی ہے؛

(ii) آن لائن درخواستیں دینے کا طریقہ کار بھی بتایا جائے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت نے مائننگ لیز، پراسپیکٹنگ لائسنس اور Reconnaissance لائسنس پر پابندی عائد کی ہے۔

(ب) جی ہاں، محکمہ MIS سسٹم بنا رہا ہے اور جیسے ہی آن لائن سسٹم بن جائے گا تو آن لائن نظام متعارف ہوگا۔

(ج) جی ہاں، جیسے ہی یہ نظام متعارف ہوگا، نئی لیز شفافیت اور میرٹ پر ملے گی۔ فی الحال آن لائن پراسیسنگ جزوی طور پر ہوگی۔ بعد میں تمام مراحل آن لائن طے ہوں گے۔

(د)(i) صوبائی حکومت نے نئی گرانٹ پر پابندی بذریعہ چٹھی نمبر SOE/MM/3-93/Spl/Asstt: to CM/Min/ 96 بمورخہ 25-05-2013 عائد کی ہے، یہ پابندی نئے مجوزہ قانون اور قواعد کی منظوری اور نفاذ کے ساتھ ہی اٹھادی جائے گی۔

(ii) جونہی مندرجہ بالا نظام متعارف ہوگا اور نئے قوانین منظور ہوں گے، درخواست دینے کا طریقہ کار وضع کر دیا جائے گا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے نئی مائننگ لیز (ML) پراسپکٹنگ لائسنس (PL)، (RL) گرانٹ کرنے پر پابندی ہے؟

جناب سپیکر: جی، میڈم پلیز، کوسچن سب کے پاس ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تو میڈم! اس پر میں نے پوچھا ہے، جیسا کہ اس میں لکھا گیا ہے، صوبائی حکومت سے کیا مراد ہے؟ سی ایم، منسٹر زیا کوئی اور ادارہ کہ لائسنس کس نے ایشو کیا ہے؟ بس صرف یہی پوچھنا تھا اور میڈم! دوسرے میں یہ کہا ہے کہ جی ہاں، محکمہ MIS سسٹم بنا رہا ہے جیسے ہی آن لائن سسٹم۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم ثوبیہ! پلیز آپ اس چیئر کو ایڈریس کریں، ادھر نہ ایڈریس کریں، ادھر آپ ایڈریس کریں، اس چیئر کو ایڈریس کریں آپ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے، سوری سر، سوری جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! اس میں یہ ہے کہ محکمہ MIS سسٹم بنا رہا ہے، جیسے ہی آن سسٹم بن جائے گا تو آن لائن نظام متعارف ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب! آن لائن سسٹم سے پہلے جن لوگوں نے Apply کیا ہے تو ان کا کیا ہو گا، کیا وہ لوگ اس آن لائن میں پہلے آجائیں گے کہ نہیں، اس کیلئے کیا طریقہ کار رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب! پلیز۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر! سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، پلیز۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر صاحب! میڈم سے میرا کوئسچن یہ ہے کہ جواب تو دیا گیا ہے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کہ اس میں جو مجوزہ قانون بنایا جا رہا ہے، میرا ایک سوال یہ ہے کہ وہ کب تک بن جائے گا اور اس وقت لیزنگ کے اوپر پابندی ہے، وہ کب اٹھائی جائے گی؟

جناب سپیکر: انیسہ زیب میڈم۔

وزیر معدنیات: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ بڑا اہم سوال ہے اور اس سلسلے میں میں سمجھتی ہوں کہ بنیادی طور پر جو ہمارے معزز اراکین نے سوال کئے ہیں، میجارٹی یہ سوال اس وقت مائننگ سیکٹر کے حوالے سے کر رہی ہیں، ہمیں بھی بہت جلدی ہے، حکومت کو اس میں ریونیو کا Loss ہے اور ہم جلد از جلد یہ پابندی ہٹانا چاہتے ہیں، جتنی لیز ہے اس کی گرانٹ پر، انہوں نے سوال کیا کہ کس نے لگائی تھی؟ یہ مجھ سے پہلے جو میرے Predecessor تھے، انہوں نے اپنے دستخط سے یہ پابندی لگائی اور یہ ایگزیکیٹو آرڈر کے تحت لگی، اس پر کوئی قانون سازی یا کسی اس کی بات نہیں ہوئی، ایک منسٹر انچارج ہے، ان کی پالیسی تھی کہ کوئی بھی نئی لیز اس وقت تک گرانٹ نہیں ہو گی، کوئی بھی لائسنس نہیں دیا جائے گا جب تک کہ تمام محکمے کے حوالے سے ان کے سامنے چیزیں آ نہیں جاتیں اور وہ اس کو صحیح طریقے سے شفاف انداز سے چلانے کے قابل نہ کریں۔ جب میں آئی، میں نے چارج لیا تو میرے سامنے یہ ایک ہی راستہ تھا کہ میں اس پر سے فی

الفور پابندی ہٹادوں لیکن ہماری پہلے کوشش تھی کہ جو کوششیں لگی ہیں، ہمارے پاس ابھی بہت سے مسائل کا شکار سیکٹر ہے، اس کا بہت سارا ریکارڈ نیب اور احتساب کمیشن کے وہاں پڑا ہے، بہت سے مسائل ہیں، انڈر سٹاف ہے، لیکن مجھے وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ ٹاسک دیا کہ آپ اس کو شفاف انداز سے اور Scientific Methodologiesاستعمال کرکے اس کو آگے لے آئیں، اب میں نے اسی لئے محکمے کو جو یہ ٹاسک دیا ہے اور ہم اس پر نئی جو قانون سازی کر رہے ہیں، ایکٹ تیار ہے، لاءڈیپارٹمنٹ کو ہم نے جمع کر دیا ہے، اس میں ہم نےMISکا جو Basically Online systemہے، اس کو ہم فروغ دینے کیلئے، ان شاءاللہ اس میں اپنے پوائنٹس ڈالے ہیں اور جیسے ہی لاء سے یہ Vet ہوتا ہے اور کابینہ سے Approve ہوتا ہے تو اس ہاؤس کی امانت ہوگااور یہاں سے یہ قانون سازی ہو جائے گی۔ہاں، اگر حکومت نے اس میں ضرورت سمجھی تو ہم ٹائم بچانے کیلئے آرڈیننس کے ذریعے بھی اس کو نافذ کر سکتے ہیں اور پھر وہ آرڈیننس یہاں ٹیبل کر سکتے ہیں تاکہ مکمل طور پر بحث ہو۔بنیادی طور پر نئی گرانٹ پر جو پابندی ہے، میں نے بتادیااور آن لائن سسٹم جو ہے، اس میں ان شاءاللہ شفافیت ہوگی، ہمارے لئے اس میں بھیLoopholesہیں لیکن پہلی کوشش یہ ہوگی کہ جو بھی، کیونکہ اس پرAlready date and timeریکارڈ ہوگا،اس کے اندر بھی کئی ایسے پہلو ہیں جن کی ابھی ہم مزید جانچ پڑتال کر رہے ہیں کہ اس کا کہیں بھی Misuseنہ ہو، اس کیلئے ڈبل چیک سسٹم بھی لگا رہے ہیں لیکن ان شاءاللہ تعالیٰ یہ میں اپنے معزز اراکین کو یقین دلاتی ہوں کہ وہ انتہائی شفاف نظام ہوگا جس میں First come first serve کو خود کمپیوٹر Detect کریگا اور آن لائن جو Applicationsاس کے مطابق ہوں گی، ہم اسے اور بھی زیادہ وقت کے ساتھ ساتھ بہتر کریں گے جہاں پر Blocksاور Available blocksاور Occupied blocksجہاں پر بھی ہیں صوبہ بھر میں جو جو منرل کے حوالے ہیں، وہ بھی Identifyکریں تاکہ لوگ اس کو آن لائن دیکھ کر وہ یہ دیکھ سکیں اور جو Investors ہیں، وہ اس کے مطابق آکر ان کی ڈیٹیلز کو سٹڈی کرکے وہ انوسٹمنٹ کیلئے آکے اور Applicationsفائل کریں۔

جناب سپیکر: جی میڈم! موور وہی ہے ناں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، میں نے میڈم سے پوچھا تھا کہ جو پہلے لوگوں نے درخواست کے ذریعے، Application کے ذریعے Apply کیا ہے، وہ لوگ آن لائن میں Automatically محکمہ ڈالے گا کہ نہیں؟ یا وہ دوبارہ جا کر پہلے اور آخر میں آن لائن جائیں گے، اس کیلئے کیا طریقہ کار ہوگا؟

جناب سپیکر: جی، میڈم۔

وزیر معدنیات: جناب سپیکر! طریقہ کار یہ ہے کہ اگر ہم آن لائن سسٹم جب ڈالیں گے تو ظاہر ہے کہ ہم انہیں دوبارہ دیں گے کہ جو بھی لوگ ہیں جنہوں نے Even applications دی بھی ہوئی ہیں کیونکہ Applications دینے کیلئے بھی کوئی وہ نہیں ہے کہ آپ کو، ہم اس کے ساتھ جو مطلوبہ ضروریات ہیں نئے آن لائن سسٹم کیلئے درکار ہوں گی، ان کے ساتھ تمام جتنے بھی Applicants یا جو طلبگار ہیں، ان نئی لیز زکے، ان کو یہ موقع دیں گے کہ وہ دوبارہ اپنی فریش آن لائن سسٹم سے وہ داخل کریں اور اس میں میرا خیال ہے کوئی ایسی قباحت نہیں ہوگی کیونکہ جو مطلوبہ ضروریات ہیں، وہ اس کے مطابق ڈالیں گے اور اس کے مطابق ان کو Consider کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: میڈم! اگر آپ مطمئن ہیں، وہ نیکسٹ، شیزار صاحب۔

جناب محمد شیراز: محترم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: 3205، 3205۔

جناب محمد شیراز: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: پلیز، اس کے بعد آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں ناں، آپ بیٹھ جائیں میڈم کے ساتھ۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! میں ایک بات کی وضاحت چاہتا ہوں، بس ایک بات کی۔

جناب سپیکر: چلو چلو۔

جناب محمد شیراز: مہربانی سر۔

جناب سپیکر: بسم اللہ۔ پښتو کښې وايه چې بنه کهلاؤ۔

جناب محمد شیراز: اچھا، جناب سپیکر صاحب! اس میں جواب دیا گیا ہے کہ 25/07/2013 کو نئی پالیسی کیلئے پابندی لگائی تھی، جناب! میرا آپ کی چیئر سے یہ کوسچن ہے کہ اس نئی حکومت کے وجود میں آنے کے دوماہ

بعد یہ پابندی لگائی گئی، آج تین سال ہونے کو ہیں، آخر یہ پالیسی کہاں سے بن کر آئے گی؟ میرے خیال میں کہیں باہر سے آئے گی یا اس ملک کے اندر سے آئے گی اور اس حکومت نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ ہم ساٹھ دنوں میں اور نوے دنوں میں ہم چینج لائیں گے، تبدیلی لائیں گے اور جو ان تین سالوں میں اس گورنمنٹ کو، اس صوبے کو Loss ہوا ہے، اس کا ذمہ دار کون ہو گا؟

جناب سپیکر: جی میڈم۔

وزیر معدنیات: جناب سپیکر، ہمارے معزز رکن جو ہیں، ان کی یہ جو تشویش ہے، یہ بالکل جائز ہے اور حقیقتاً وہ اس طرح سوال کر رہے ہیں جیسے ان کو اس دوران کے حالات سے بالکل ناواقفیت ہے، میں ان کی یاداشت کو تھوڑا سا تازہ کر دیتی ہوں۔ 3 نومبر کو میں نے اس منسٹری کا چارج لیا، جو باقاعدہ یہ مجھے ملی، اس کا Portfolio، اس سے پہلے اس میں ایسے گھمبیر مسائل تھے، جہاں پر نیب کے کیسز اس کے افسران، اس کے وزیر صاحب اور Even مجھ سے پہلے کے دونوں وزیر اس وقت جو ہیں، They are behind the bar، تو یہ تو ایک لحاظ سے میں سمجھتی ہوں کہ وہ جانتے ہوئے صرف سوال برائے سوال ہے اور جب سے میں آئی ہوں، میں نے اس کو انتھک طریقے سے ایک اچھا قانون بنانے کیلئے Consultation، مشاورت کا پورا پراسیس طے کیا ہے، مجھے پہلا ٹاسک یہ دیا گیا ہے اور اگر میں چاہتی کہ صرف اس کو ایک زبانی جمع خرچ کر کے، Cut and paste کے ذریعے قانون ڈال دوں تو وہ بڑا آسان تھا، میں ایک ہفتے میں دے دیتی لیکن آپ لوگوں کے پاس جب وہ یہاں پر آئے تو ہماری کوشش ہے کہ وہ اس حالت میں ہو کہ اگر آپ اس میں کوئی تبدیلیاں کرنا بھی چاہیں تو آپ کو زیادہ محنت نہ کرنی پڑے اور آپ کو بہت زیادہ اس پر، تو ابھی ان شاءاللہ بعض اوقات کہتے ہیں نا کہ 'دیر آید درست آید' ، یہ ٹائم جو ہوا ہے ہمیں بھی اس کا افسوس ہے، اس دوران جو صوبے کا ریونیو ضائع ہوا، ہمیں اس کا بھی افسوس ہے لیکن جو وجوہات ہیں، آپ کے سامنے ہیں، یہ بڑے مسائل کا شکار تھا اور یہ بڑا ٹیکنیکل شعبہ ہے جناب سپیکر! اس کی Technicalities میں اگر آپ جائیں تو اس کی تہہ تک پہنچنے کیلئے ایک عرصہ لگتا ہے اور آج بھی ہمارا سارا ریکارڈ ابھی بھی نیب اور احتساب کمیشن کے پاس ہے، ہمیں بڑی مشکلات کا سامنا ہے، بعض اوقات ہماری جو معزز اسمبلی ہے، اس کے اراکین کے جوابات دینے میں بھی ہمیں مشکل درپیش ہوتی ہے تو اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اس

چیز کو سمجھتے ہوئے بھی، میری کوشش ہے کہ بہت جلد، ہم نے اپنی طرف سے اس کو دے دیا ہے، لاءڈیپارٹمنٹ کے اندر یہ آخری مراحل میں ہے جو اس کو بالکل فائنل شکل دے گا اور ان شاءاللہ تعالیٰ بہت جلد یہ قانون حقیقت کا روپ دھارلے گا اور اس کے ساتھ ہی ہم جو مائننگ کا جو بھی پراسیس ہے، لائسنسز پر اس کی پابندی اٹھائیں گے۔

Mr. Speaker: Next, next, 3205, Sardar Aurangzeb Nalotha. Not present, it lapes. Question No. 3146, Madam Uzma Khan, not present, it lapses. 3184, Askar Parvez, Askar Parvez Sahib.

* 3184 _ جناب عسکر پرویز: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 16-2015ء کے بجٹ میں ایچ آئی وی ایڈز کیلئے 300 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ رقم کو کس مد میں تبدیل کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی نہیں، 16-2015 کی اے ڈی پی میں واحد ایچ آئی وی ایڈز کے نام سے کوئی بھی منصوبہ شامل نہیں کیا گیا، البتہ موجودہ مالی سال کی اے ڈی پی میں اے ڈی پی نمبر 150526/504 میں بشمول ایچ آئی وی کے ہیپاٹائٹس اینڈ تھیلی سیمیا کیلئے جامع منصوبہ شامل کیا گیا ہے جس کیلئے مجموعی طور پر سال 16-2015ء میں صرف 100.000 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ منصوبہ تاحال منظور نہیں ہوا ہے اور تیاری کے مراحل میں ہے۔ مزید یہ کہ کسی بھی زیر غور منصوبے کیلئے فنڈز پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی وساطت سے مختص کئے جاتے ہیں جبکہ محکمہ خزانہ اسی مالیاتی سال کیلئے اے ڈی پی، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختص شدہ فنڈز کو متعلقہ محکمہ کو جاری کرتا ہے، لہذا متعلقہ محکمہ صحت اور پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ بہتر طریقے سے بتا سکتے ہیں کہ مندرجہ بالا منصوبہ کے پی سی ون میں اور موجودہ مالیاتی سال میں ایچ آئی وی کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ب) ایضاً۔

جناب عسکر پرویز: شکریہ جناب سپیکر۔ سوال نمبر 3184 ہے جناب سپیکر! اور یہ Basically ایچ آئی وی ایڈز کے متعلق تھا، جواب تو انتہائی گول مول دیا گیا ہے لیکن اس کا ایک آخری جملہ جو ہے وہ کافی

Interesting ہے کہ محکمہ صحت اور پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ بہتر طریقے سے بتا سکتے ہیں کہ مندرجہ بالا منصوبہ کے پی سی ون میں اور موجودہ مالی سال میں ایچ آئی وی کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟ مطلب یہ محکمہ خزانہ کو نہیں پتہ کہ وہ کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کو جو پیسے فراہم کر رہا ہے تو وہ کس مد میں کر رہا ہے؟ میں سوال کا پس منظر بتا دوں جناب سپیکر! کہ ایچ آئی وی ایڈز کے تدارک کیلئے صرف حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں ایک سنٹر قائم ہے اور وہاں پر ہر ماہ 35 سے لے کر 40 تک نئے ایچ آئی وی کے Patients رجسٹرڈ ہو رہے ہیں اور اس سنٹر کیلئے جو پیسے مختص کیے گئے تھے اور جو نئے سنٹرز لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل اور کے ٹی ایچ میں بنانے کیلئے جو پیسے مختص کیے گئے تھے، اس کو ڈاکٹرز کی سیلریز میں Increase کیلئے اس کو Convert کر دیا گیا ہے تو ایک تو جناب سپیکر! سوال کا جواب ہی اطمینان بخش نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ ان پیسوں کو جو کہ ایک بہت گھمبیر مسئلہ ہے، ایچ آئی وی ایڈز جو ہے، وہ ہمارے معاشرے کو اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے اور اس کے تدارک کیلئے جو پیسے مختص کئے گئے تھے، ان کو Convert کر کے انہوں نے ڈاکٹرز کی سیلریز Increase کرنے کیلئے اس کو وہ کر دیا، تو جناب سپیکر! اب مجھے نہیں پتہ یہاں پر جواب وزیر خزانہ صاحب موجود، آ گئے ہیں سر!

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب!

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ عسکر پرویز بھائی چی کوم سوال کڑے دے، اس میں یہ ہے کہ انہوں نے جو پوچھا ہے کہ 2015-16ء کے بجٹ میں ایچ آئی وی ایڈز کیلئے تین سو ملین روپے مختص کیے گئے ہیں، ادھر سے جو جواب دیا گیا ہے تو یہ پچھلی اے ڈی پی میں شامل نہیں تھا، البتہ ابھی جو نیکسٹ پروگرام ہے تھلیسیمیا پروگرام کیلئے، یہ شامل کیا گیا ہے اور اس کیلئے رقم بھی Hundred million مختص کی گئی ہے لیکن میں تھوڑی سی یہاں وضاحت اس لئے کرتا ہوں کہ یہ چونکہ تھرو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ اس کی منظوری وغیرہ ہوتی ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ کا As such اس میں یہ Role ہے کہ وہ فنڈز ریلیز کرتا ہے اور اس کیلئے وہ کرتا ہے لیکن جہاں تک پی اینڈ ڈی کا Consensus لیا گیا ہے تو انہوں نے بھی یہ کہا ہے کہ یہ نیکسٹ اے ڈی پی میں شامل ہے۔ ویسے عسکر پرویز صاحب نے جو بات اٹھائی ہے، یہ پوری کمیونٹی کی ایک بات ہے، اچھی بات ہے اور یہ ضروری بھی ہے

اور میں ہاؤس میں ان کو Ensure کراتا ہوں کہ اس کو ضرور شامل کیا جائے گا اور جتنا اس کا حق ہے تو ان شاء اللہ اس کو ہم پورے صوبے تک لائیں گے، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی عسکر پرویز صاحب!

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر صاحب! میں نے ایچ آئی وی کے بارے میں سوال کیا تھا اور منسٹر صاحب جو ہیں وہ مجھے ہیپاٹائٹس اینڈ تھلیسیمیا پروگرام کے بارے میں بتا رہے ہیں، میں عرض کر رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے تین سو ملین روپے ایک سنٹر ہے حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں ایچ آئی وی ختم کرنے کیلئے، اس ڈیپارٹمنٹ کیلئے، اس محکمے کیلئے جو پیسے انہوں نے مختص کیے تھے، وہ پیسے ان کو ٹرانسفر کر دیئے ہیں ڈاکٹرز کی سیلریز کی طرف، میرا سوال یہ ہے جناب سپیکر! میرا ایچ آئی وی کے بارے میں سوال ہے، میرا سوال تھلیسیمیا کے بارے میں نہیں ہے، تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ اس کو کمیٹی میں بھیجیں تاکہ اس کے اوپر طریقے سے عمل ہو سکے کہ بھئی اتنے اہم مسئلے کے پیسے آپ نے ڈاکٹرز کی سیلریز Increase کرنے کیلئے کیسے ٹرانسفر کر دیئے؟

جناب سپیکر: جی مظفر سید صاحب!

جناب وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! میں نے تو ایچ آئی وی اور تھلیسیمیا، اور میں نے Comprehensive detail سے بات کی، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایچ آئی وی کو ہم نظر انداز کر رہے ہیں، اس کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے، البتہ یہ ہے کہ انہوں نے جو بات اٹھائی ہے، سوال اٹھایا ہے، وہ اپنی جگہ پہ درست ہے، میں نے سب ہاؤس میں فلور آف دی ہاؤس ان کو Ensure کرا دیا تو میرے خیال میں ان کو اطمینان کرنا چاہیے کہ آپ کا جو سوال ہے، آپ کا جو Intention ہے، آپ کی جو سوچ اور فکر ہے یا آپ کے اندر جو جذبہ ہے، ان شاءاللہ اس کو ہم Implement کریں گے، اس سال ضرور۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2858 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں زرعی زمینوں کو سیراب کرنے کیلئے محکمہ نے ٹیوب ویلز اور ڈگ ویلز کیلئے رقم مختص کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا یہ رقم زرعی زمینوں والے تمام اضلاع میں یکساں طور پر تقسیم کی گئی ہے؛

(ii) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جن جن اضلاع کو مذکورہ مد میں آبپاشی کیلئے فنڈز دیئے گئے ہیں، ان سکیموں کے نام الگ الگ ضلع وائز فراہم کئے جائیں؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے، محکمہ زرعی انجینئرنگ نے خیبر پختونخوا میں زرعی زمینوں کو سیراب کرنے کیلئے موجودہ ٹیوب ویلوں، ڈگ ویلوں پر شمسی پمپنگ مشینری کی تنصیب کیلئے ایک منصوبہ شروع کیا ہے جس کیلئے کل 90,000 ملین روپے مختص کئے ہیں جس کے تحت سال 14-2013 میں صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں 12,500 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں جس کی تفصیل نیچے دی جارہی ہے، علاوہ ازیں سال 15-2014 کیلئے اسی منصوبے کے تحت 50,000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس کے تحت زمینداروں کو 50 پرسنٹ رعایتی نرخ پر شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویل پمپ لگائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ محکمہ زرعی انجینئرنگ نے سال 2008-09 میں ایک منصوبہ برائے "صوبہ خیبر پختونخوا میں پانی کی کمی والے علاقوں میں 500 ڈگ ویلز کی تنصیب" شروع کیا تھا جس کیلئے 50,000 ملین روپے مختص کئے گئے تھے، یہ منصوبہ سال 13-2012 میں کامیابی کے ساتھ مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) (i) محکمہ زرعی انجینئرنگ صوبہ خیبر پختونخوا کی ترقیاتی سکیمیں صوبائی سطح پر منظور ہوئی ہیں اور ہر ضلع کی سطح پر زمینداروں کی ڈیمانڈ کے مطابق فنڈز کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(ii) گزشتہ پانچ سالوں کے دورن جن جن اضلاع کو زمینداروں کی ڈیمانڈ کے مطابق آبپاشی کیلئے فنڈز دیئے گئے ہیں، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

گذشتہ پانچ سالوں کے دوران جن جن اضلاع کو آبپاشی کیلئے فنڈز دیئے گئے ہیں ان کی ایریا وائز و ضلع وائز تفصیل درج ہے۔

صوبہ خیبر پختونخوا میں پانی کی کمی والے علاقوں میں 500 ڈگ ویل کی تنصیب کا منصوبہ	صوبہ خیبر پختونخوا میں پیداوار

بڑھانے کے لئے منصوبہ برائے شمسی پمپنگ مشینری کی تنصیب۔							
2013-14	2012-13	2011-12	2010-11	2009-10	2008-09	اضلاع	نمبر شمار
8,95,000	3,90,000	7,50,000	4,20,000	2,40000		پشاور	1
26,85,00	10,20,00 0	10,20,000	7,80,000	3,60,000		نوشہرہ	2
26,85,000	18,00,00 0	45,00,000	27,00,000	21,00000		چارسدہ	3
-----	90,0000	21,00000	90,0000	90,0000		کوہاٹ	4
-----	30,0000	--------	--------	60,0000		ہنگو	5
-----	30,0000	12,00000	12,00000	12,00000		کرک	6
------	30,0000	-------	12,00000	12,00000		بنوں	7
-------	21,00000	18,00000	15,00000	12,00000		لکی مروت	8
53,70,000	27,00000	2700000	33,00000	30,00000		ڈی آئی خان	9
-------	90,0000	30,0000	300000	300000		ٹانک	10
-------	-----	-------	------	-------		چترال	11
26,85,000	9,00000	39,00000	21,00000	36,00000		مردان	12
17,90000	24,00000	48,00000	54,00000	39,00000		صوابی	13
-----	30,0000	24,00000	15,00000	21,00000		ملاکنڈ	14
------	-----	-----	-----	-----		دیر(اپر)	15
17,90,000	15,00000	21,00000	60,0000	------		دیر(لوئر)	16
17,90,000	24,00000	15,00000	90,0000	60,0000		سوات	17
89,5000	21,00000	24,00000	15,00000	24,00000		بونیر	18
------	------	------	------	------		شانگلہ	19
89,5000	15,00000	24,00000	21,00000	-----		ہری پور	20
-------	------	-------	-------	30,0000		ایبٹ آباد	21
8,95,000	-----	-----	60,0000	30,0000		مانسہرہ	22
-------	------	--------	------	-----		بٹگرام	23
------	------	------	------	------		کوہستان	24
------	------	------	------	------		تورغر	25

نوٹ: مندرجہ بالا رقوم متعلقہ اضلاع میں زمینداروں کی ڈیمانڈ کے مطابق برائے "تنصیب ٹیوب ویل /ڈگ ویل" تقسیم کی گئی ہیں۔

2۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں پانی کی کمی والے علاقوں میں 500 ڈگ ویلز کی تنصیب کے منصوبہ کے تحت ہر مستفید زمیندار کو زرعی ٹیوب ویل کی تنصیب کے کل اخراجات میں مبلغ -/300000 روپے فی ٹیوب ویل/ڈگ ویل امداد دی گئی ہے۔

3۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں پیداوار بڑھانے کیلئے منصوبہ برائے شمسی پمپنگ مشینری کی تنصیب کے تحت ضرورتمند زمینداروں کو زرعی ٹیوب ویل/ڈگ ویل پر شمسی پمپ کی تنصیب کے کل اخراجات میں سے حکومت کی طرف سے 50 پرسنٹ امداد فراہم کی جارہی ہے۔

3200 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سپیشل ایجوکیشن سکول حیات آباد، یکہ توت اور نشتر آباد پشاور میں واقع ہیں اور ان میں کافی تعداد میں گونگے، بہرے اور معذور بچے زیر تعلیم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں میں تعینات عملہ، اساتذہ اور ان کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز جون 2013ء سے تمام گاڑیوں میں استعمال ہونے والے (تیل) کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب شکیل احمد (مشیر برائے بہبود آبادی): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع پشاور میں قائم شدہ سپیشل ایجوکیشن کے اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) سپیشل ایجوکیشن کمپلکس حیات آباد۔

(ii) سرکاری سکول برائے نابینا (مردانہ) نانک پورہ (بلال ٹاؤن)۔

(iii) سرکاری سکول برائے نابینا (زنانہ)۔

(iv) سرکاری سکول برائے بہرے، گونگے (زنانہ) یکہ توت۔

ان اداروں میں تعینات عملے اور اساتذہ کی زیر استعمال کوئی گاڑی نہیں ہے، البتہ ہر ادارے میں تعینات عملہ، اساتذہ اور طلباء اور طالبات کو سکول لانے اور لے جانے کیلئے استعمال ہونے والی گاڑیوں کی تفصیل بمعہ خرچ برائے سال 2013ء تا 2016ء کی تفصیل درج ذیل ہے:

LIST OF SPECIAL EDUCATION INSTITUTES IN DISTRICT PESHAWR

S. N0	Name of Institutions/Centre	Teaching Staff	Non-Teaching Staff	Vehicles No & Model	No of Students Traveling & Disabled Teachers	Total KM Traveling Per day Pick & Drop	Fuel charges
1	Govt. Institute for the Blind (M) Peshawar	13	41	01 Suzuki van A 9916 Model 2006	6 Students & Uses for medical refer case	58 Km	Expenditure 2013-14 = Rs. 54430 2014-15 = Rs. 47155 2015-16 = Rs. 70000
2	Govt. Institute for Blind (G) Peshawar	12	18	01 Suzuki van A 3622 Model 1995	5 Students & uses for medical refer case	64 Km	Expenditure 2013-14 = Rs. 49975 2014-15 = Rs. 34910 2015-16 = Rs. 25370
3	Special Education Complex Hayatabad Peshawar	42	68	7 Mini bus A 9295 Model 2007 A 0321 Model 2007 A 1038 Model 2014 A 3802 Model 2000 A 9304 Model 2007 A 5761 Model 2005 A 4564 Model 2005	57 Students & one Blind Teacher 60 Students & one Blind Teacher 60 Students & one Blind Teacher 60 Students 55 Students 56 Students 57 Students	102 Km 130 Km 52 Km 84 Km 100 Km 88 Km 92 Km	Expenditure 2013-14 = Rs. 2497084 2014-15 = Rs. 2911892 2015-16 = Rs. 1752288
4	Govt. Girls School for the Deaf Children Gulbahar Yakatoot Peshawar	19	17	01 School bus A 2472 Model 2007	75 Students	90 Km	Expenditure 2013 = Rs. 500000 2014 = Rs.

500000 2015 = Rs. 550000 2016 = Rs. 600000							

3253 _ جناب محمد علی: کیاوزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر بالا تین سب ڈویژن دیر، واڑی اور شیرینگل پر مشتمل ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ شرینگل سب ڈویژن نو وارڈز یعنی ساونی، شیرینگل، ڈوگدرہ، گوالدی، پاتراک شرقی، پاتراک غربی، بریکوٹ اور تھال پر مشتمل ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ شیرینگل سب ڈویژن میں سب ڈویژنل آبپاشی کا دفتر نہیں ہے؛

(ح) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمے نے اب تک شیرینگل سب ڈویژن میں دفتر کیوں قائم نہیں کیا؛

(ii) محکمہ کب تک شیرینگل سب ڈویژن میں دفتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}: (الف) انتظامی لحاظ سے یہ درست ہے۔

(ب) انتظامی لحاظ سے یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ح) عموماً محکمہ آبپاشی کے دفاتر ان مقامات پر قائم کئے جاتے ہیں جہاں پر آبپاشی کیلئے سرکار کے زیر انتظام نہروں کا ایک وسیع نظام موجود ہو چونکہ شیرینگل سب ڈویژن میں ایسا کوئی نہری نظام یعنی کینال نیٹ ورک کا کوئی خاطر خواہ انتظام موجود نہیں ہے اسی لئے شیرینگل کے مقام پر سب ڈویژنل آفس قائم نہیں کیا گیا ہے۔

(ii) جواب جز (i) میں موجود ہے، البتہ محکمہ ہذا نے تھل کلکوٹ کیلئے آبپاشی کا ایک منصوبہ منظور کیا ہے جس کیلئے عارضی طور پر سب ڈویژنل آفس بشمول سب ڈویژنل آفیسر و دیگر عملہ کی منظوری دی جا چکی ہے۔

3175 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیاوزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013ء میں سکیم نمبر 480: Construction of Flood Mitigation Structures in Khyber Pakhtunkhwa Program شامل تھی;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کی خطیر رقم حکومت نے پوری شفافیت کے ساتھ تقسیم کی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکیم سے مستفید ہونے والے علاقے اور ان کیلئے مختص شدہ فنڈ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}: جی ہاں، یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013ء میں سکیم Construction of Flood Mitigation Structures in Khyber Pakhtunkhwa شامل تھی اور نمبر شمار 482 پر درج تھی۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مندرجہ بالا سکیم کے تحت مستفید ہونے والے حلقے اور مختص شدہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	حلقہ	ٹوٹل رقم
1۔	پی کے۔5 پشاور	9.00 ملین
2۔	پی کے۔6 پشاور	22.53 ملین
3۔	پی کے۔7 پشاور	9.0 ملین
4۔	پی کے۔9 پشاور	13.50 ملین
5۔	پی کے۔12 نوشہرہ	36.63 ملین
6۔	پی کے۔13 نوشہرہ	30.00 ملین
7۔	گاؤں شہیدہ (حاجی دلاور خان) نوشہرہ	4.66 ملین
8۔	ملاکنڈ ھیر خوڑ پشاور	4.02 ملین
9۔	ادیزئی خوڑ چارسدہ	29.75 ملین
10۔	گاؤں کہکشاں بالا، نوشہرہ	9.42 ملین

11۔	دریائے خیالی، چارسدہ	12.45ملین
12۔	پی کے۔25مردان	9.00ملین
13۔	پی کے۔30مردان	14.85ملین
14۔	پی کے۔27مردان	4.50ملین
15۔	پی کے۔98ملاکنڈ	4.50ملین
16۔	پی کے۔99ملاکنڈ	9.00ملین
17۔	باڑی بند، ملاکنڈ	5.00ملین
18۔	گاؤں سیرئی، مردان	3.80ملین
19۔	دریائے دوڑ، ہری پور	8.0ملین
20۔	پی کے۔50ہری پور	9.92ملین
21۔	پی کے۔52ہری پور	14.45ملین
22۔	پی کے۔53مانسہرہ	7.23ملین
23۔	پی کے۔54مانسہرہ	4.87ملین
24۔	پی کے۔47ایبٹ آباد	7.92ملین
25۔	پی کے۔48ایبٹ آباد	18.91ملین
26۔	پی کے۔55مانسہرہ	24.96ملین
27۔	پی کے۔30مردان	13.87ملین
28۔	پی کے۔25مردان	5.80ملین
29۔	پی کے۔32صوابی	19.50ملین
30۔	بولرنالہ، مردان	16.20ملین
31۔	پی کے۔33صوابی	4.50 ملین
32۔	پی کے۔34صوابی	1.81ملین

33۔	گاؤں ڈاگئی، صوابی	7.40 ملین
34۔	پی کے۔32 صوابی	4.62 ملین
35۔	پی کے۔31 صوابی	8.0 ملین
36۔	پی کے۔35 صوابی	9.00 ملین
37۔	گاؤں منیٔ، صوابی	3.80 ملین
38۔	پی کے۔78 بونیر	1.81 ملین
39۔	بام خیلہ، اتھروڑ، سوات	18.90 ملین
40۔	پی کے۔83 سوات	2.11 ملین
41۔	خوازہ خیلہ پل، سوات	8.99 ملین
42۔	پی کے۔80 سوات	1.80 ملین
43۔	این اے۔29 سوات	4.50 ملین
44۔	پی کے۔90 چترال	5.10 ملین
45۔	فوزیہ بی بی، چترال	7.20 ملین
46۔	ضلع دیر (لوئر)	34.16 ملین
47۔	ضلع دیر (اپر)	23.35 ملین
48۔	ضلع بنوں	10.06 ملین
49۔	لورانالہ، درابند کالان، ڈی آئی خان	6.0 ملین
	کل	626.1`60 ملین روپے۔

3173 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013ء میں سکیم نمبر 504 اور 505 میں 'Installation of Irrigation Augmentation Tubewell' 'Upgradation of roads along with canal system in Khyber Pakhtunkhwa' شامل تھے اور جس سے حکومت نے ضرورتمند علاقوں کو استفادہ پہنچایا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیموں کیلئے صوبائی حلقوں کو کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان {سینئر وزیر (آبپاشی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں درج مندرجہ ذیل ڈویژنوں کے دائرہ اختیار میں واقع صوبائی حلقوں کیلئے مختص شدہ فنڈ کی تفصیل کا 'ہاں' میں جواب ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ADP No. 506: Installation of Irrigation/Augmentation Tube Wells & Lift Irrigation Schemes in Khyber Pakhtunkhwa

S.No.	Constituency	Amount
1.	PK- 4 Peshawar	4.819
2.	PK- 7 Peshawar	4.523
3.	PK- 10 Peshawar	4.503
4.	PK- 11 Peshawar	4.962
5.	PK- 12 Nowshera	9.519
6.	PK- 13 Nowshera	9.890
7.	PK- 14 Nowshera	2.000
8.	PK- 15 Nowshera	2.340
9.	PK- 29 Mardan	2.315
10.	PK- 30 Mardan	8.631
11.	PK- 31 Swabi	3.849
12.	PK- 32 Swabi	3.849
13.	PK- 33 Swabi	3.849
14.	PK- 35 Swabi	3.849
15.	PK- 40 Karak	4.378
16.	PK- 42 Hangu	4.009
17.	PK- 50 Haripur	4.283
18.	PK- 52 Haripur	4.283
19.	PK- 64 D.I.Khan	5.107
20.	PK- 65 D.I.Khan	5.619
21.	PK- 67 D.I.khan	6.444
22.	PK- 68 D.I.Khan	6.651
23.	PK- 72 Bannu	4.074
24.	PK- 76 Lakki Marwat	4.982
25.	Mansehra (Azam Swati)	4.057
26.	PK- 99 Malakand	4.029
27.	Dr. Mehr Taj Roghani	3.900
28.	Tube Well Kot Kifayat Bannu	3.900
29.	PK- 84 Swat	4.051
30.	PK- 97 Buner	3.340
31.	Const: Irr: T/Well in Jandool area Dir (L)	3.341

32.	Const: Irr: T/Well in Talash area Dir (L)	3.341
33.	Const: Lift Irr: Scheme in Maidan area Dir (L)	3.341
34.	Const: Lift Irr: Scheme in Wari area Dir (U)	3.330
35.	Const: Lift Irr: Scheme in Dogal Barawal area Dir (U)	3.330
36.	Const: Lift Irr: Scheme in Makho Adoo area Dir (U)	3.330

3167 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بونیر حلقہ پی کے۔79 میں لیگانئی ایریگیشن منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ قومی خزانہ سے کروڑوں روپے کی مالیت سے بننے والے اس منصوبہ کی حفاظت کی ذمہ داری بھی حکومت کی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت اس منصوبے کی حفاظت، نگہداشت کیلئے کیا حکمت عملی اپنانے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز اس کیلئے ضروری آسامیوں کی نشاندہی اور سینکشن کرانے کیلئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}: (الف) ضلع بونیر، حلقہ پی کے۔79 میں لیگانئی ایریگیشن منصوبہ پر کام جاری ہے جو ان شاءاللہ دسمبر 2016ء تک پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

(ب) جی ہاں، 29.98 ملین روپے لاگت کے اس منصوبے کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت کی ہے تاوقتیکہ یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچے اور عوام کے حوالے کر دیا جائے۔

(ج) زیر تعمیر لیگانئی ایریگیشن منصوبہ پانی ذخیرہ کرنے کے دو بڑے تالابوں اور پائپوں کے ذریعے پانی کی تقسیم پر مشتمل ہے جس سے آبپاشی و آبنوشی کے مقاصد حاصل ہوں گے، اس منصوبے کے مکمل ہونے کے بعد یہ ایک سیاحتی مقام بھی بن جائے گا۔ یہ منصوبہ چونکہ تکنیکی لحاظ سے کثیر المقاصد ہے اس لئے محکمہ آبپاشی یہ ارادہ رکھتا ہے کہ اس کو اچھے طریقے سے چلایا جائے اور حکومت اس کی ضروری دیکھ بھال کا بیڑہ اٹھائے۔ اس مقصد کیلئے محکمہ کی کوشش ہے کہ تکمیلی رپورٹ (PC-IV) میں چند ضروری آسامیاں بھی تجویز کی جائیں تاکہ مجاز اتھارٹی سے باقاعدہ منظوری لی جاسکے۔

3166 _ مولانا مفتی فضل غفور، کیا وزیر سوشل ویلفیئر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں دستکاری سنٹر موجود ہیں جبکہ حلقہ PK-79 بونیر میں کوئی دستکاری سنٹر نہیں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ اس جنگ زدہ علاقہ کے متاثرین کو فنی ہنر مندی کیلئے کتنے دستکاری سنٹرز منظور کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، نیز کب تک اس پر کام کا آغاز ہوگا، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے صوبہ کے مختلف اضلاع میں دستکاری سنٹرز قائم کئے ہیں لیکن یہ حلقہ وائیز نہیں ہیں۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود نے ضلع بونیر میں مندرجہ ذیل دستکاری سنٹرز قائم کئے ہیں جو جاریہ بجٹ سے جاری ہیں۔ 1۔ گاؤں ناوگئی چملہ، ضلع بونیر، 2۔ گاؤں امبیلا چملہ، ضلع بونیر، علاوہ ازیں محکمہ سماجی بہبود نے صوبے بھر میں 125 دستکاری سنٹر اے ڈی پی 16-2015ء میں قائم کرنے کی منظوری دی ہے جس میں سے ضلع بونیر کے دستکاری سنٹرز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ دستکاری سنٹر گاؤں اور یونین کونسل کالپانی، ضلع بونیر۔

2۔ دستکاری سنٹر گاؤں غرغوشتو، ضلع بونیر۔

3۔ دستکاری سنٹر گاؤں غرغوشتو خودریزئی (توتالی)، ضلع بونیر۔

4۔ دستکاری سنٹر یونین کونسل گودیزئی (دائی کلے) پیر بابا، ضلع بونیر۔

درج بالا دستکاری سنٹر میں عملے کی تعیناتی اور ضروری سامان، مشینری وغیرہ کی خرید کے پروگرام کا آغاز ہو چکا ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ محکمہ سماجی بہبود کیلئے قلیل رقم مختص کی جاتی ہے اس وجہ سے حلقہ وائیز منصوبہ جات شامل کرنا ناممکن ہے تاہم محکمہ کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر ضلع و تحصیل کی سطح پر ان جیسے مراکز قائم کئے جائیں۔

3165 _ <u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> کیا وزیر زکوۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 14-2013ء کے دوران محکمہ نے صوبہ بھر کے غریب لوگوں کیلئے ایک خطیر رقم مختص کی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ صوبہ بھر کے مستحقین زکوۃ میں بغیر کسی سیاسی امتیاز کے تقسیم ہوا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ فنڈز کو جن مستحقین میں تقسیم کیا گیا ہے، ان سب کے نام، پتہ جات کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ کی جانب سے صوبہ کے تمام اضلاع کو مستحقین زکوۃ کی امداد کیلئے جہیز، گزارہ الاؤنس کی مد میں جو رقم جاری کی گئی تھی، اس کی تفصیل مد وائیز و ضلع وائیز ایوان کو فراہم کی گئی۔

3205 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013ء سے تاحال محکمہ نے گاڑیاں خریدی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کن کن وزراء، پارلیمانی سیکرٹریز اور ایم پی ایز کو الاٹ کی گئیں، نیز گاڑیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ انتظامیہ نے سال 2013ء سے کل 53 گاڑیاں خریدی ہیں۔

(ب) جن جن وزراء اور پارلیمانی سیکرٹریز کو گاڑیاں الاٹ کی گئی ہیں، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

DETAIL OF PURCHASED VEHICLES BY ADMINISTRATION DEPARTMENT IN THE YEAR IN THE YEAR 2014-15					
TOYOTA COROLLA ALTIS 1800 CC					
S.No	Vehicle No	Make/Type/Engine Capacity	Model	Allotted to	Purchase/Registered to
1	AA-4275	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Minister for PHE (Mr. Shah Farman)	Administration Dept
2	AA-4276	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Minister for Zakat & Ushr (Mr. Habib ur Rehman)	Administration Dept
3	AA-4278	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Minister for Food (Mr. Qalandar Lodhi)	Administration Dept
4	AA-4270-	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Minister for Finance (Mr. Muzaffar Said)	Administration Dept
5	AA-4272	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Minister for Law (Mr. Imtiaz Shahid)	Administration Dept
6	AA-4274	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Spl. Assistant 4to CM Higher Educ.	Administration Dept

				(Mr. Mushtaq Ghani)	
7	AA-4279	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Minister for Excise & Taxation (Mr. Jamshid ud Din)	Administration Dept
8	AA-4263	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Minister for Home (Mehmood Khan)	Administration Dept
9	AA-4264	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Minister for Revenue (Mr. Ali Amin Gandapur)	Administration Dept
10	AA-42632	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Advisor to CM for Population Welfare (Mr. Shakil Ahmad)	Administration Dept
11	AA-4283	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Spl. Assistant to CM for Tech. Edu. (Mr. Arshad Ali)	Administration Dept
12	AA-4266	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Advisor to CM for IPC (Mr. Abdul Haq)	Administration Dept
13	AA-4281	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Advisor to CM for Prison (Mr. Malik Qasim Khan)	Administration Dept
14	AA-4269	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Advisor to CM for C & W (Mr. Akbar Ayub)	Administration Dept
15	AA-4273	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Spl. Assistant to CM for Housing (Dr. Amjad Ali)	Administration Dept
16	307	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Spl. Assistant to CM for Tech. Edu. (Mr. Shah Mehmood Khan)	Administration Dept
17	AA-4267	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Spl. Assistant to CM for Live Stock (Mr. Mohibullah Khan)	Administration Dept
18	AA-4265	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Spl. Assistant to CM for Industries (Mr. Abdul Munim Khan)	Administration Dept
19	AA-4282	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Minister for Labour & Mineral (Mst. Aneesa Zaib Tahirkheli)	Administration Dept
20	AA-4280	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Spl. Assistant to CM for Environment (Syed Muhammad Ishtiaq)	Administration Dept
21	AA-4268	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for Anti-corruption (Dr. Haider Ali)	Administration Dept
22	327	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Spl. Assistant to CM for Minorities (Mr. Sardar Suran Singh)	Administration Dept
23	AA-4271	Toyota Corolla Altis 1800 CC	2014	Minister for Irrigation & Social Welfare (Mr. Sikander Sherpao)	Administration Dept
Toyota Corolla GLI 1300 CC					
24	AA-4065	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Spl. Asstt. To CM for Law (Mr. Arif Yousaf)	Administration Dept
25	AA-4063	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for sports & Tourism	Administration Dept

				(Mr. Zahid Durrani)	
26	AA-4084	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for PDMA (Mst. Nargis Ali)	Administ ration Dept
27	AA-4081	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for Health (Mst. Khatoon Bibi)	Administ ration Dept
28	AA-4079	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for Excise & Taxation (Mr. Tofail Anjum)	Administ ration Dept
29	AA-4072	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for P&D (Mr. Khaliq ur Rehman)	Administ ration Dept
30	AA-4064	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for L&G (Mr. Saed Gul)	Administ ration Dept
31	AA-4085	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for Higher Education (Mr. Obaidullah)	Administ ration Dept
32	AA-4080	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for Agriculture (Mst. Zareen Zia)	Administ ration Dept
33	AA-4069	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for Finance (Muhammad Ali)	Administ ration Dept
34	AA-4078	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for E&SE (Muhammad Ali Tarakai)	Administ ration Dept
35	AA-4066	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for Public Health (Mst. Ayesha Naeem)	Administ ration Dept
36	AA-4082	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for Social Welfare (Mst. Dina Naz)	Administ ration Dept
37	AA-4071	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for Population (Mst. Nadia Sher)	Administ ration Dept
38	AA-4073	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM (Mst. Fouzia Bibi)	Administ ration Dept
39	AA-4068	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM for Law (Mst. Nagina	Administ ration Dept

				Khan)	
40	AA-4076	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	DDA Chairman Tank (Mehmood Betani)	Administ ration Dept
41	AA-4077	Toyota Corolla GLI 1300 CC	2014	Parliamentary Secretary to CM (Mr. Shaukat Yousafzai)`	Administ ration Dept

3146 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں سول آفیسرز میس موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ میس میں کس کس کو مستقل کمرے الاٹ کئے گئے ہیں اور کن کن کمروں میں کون لوگ زبردستی قابض ہیں، ان تمام کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) سول آفیسرز میس میں کسی کو مستقل کمرہ الاٹ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی زبردستی قابض ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: الحاج صالح محمد خان، 3 مئی، الحاج ابرار حسین، ایم پی اے۔۔۔۔

جناب قربان علی خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چھٹی ہے، چھٹی کی درخواستیں اناؤنس کر دوں: میڈم معراج ہمایون 29 اپریل تا 10 مئی، شکیل احمد ایڈوائزر ٹو چیف منسٹر 3 مئی، فیڈرک عظیم غوری، میڈم نادیہ شیر، سکندر حیات خان، دینا ناز، میاں ضیاء الرحمان، مولانا مفتی فضل غفور، مفتی سید جانان، زاہد درانی۔ منظور ہیں جی؟

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

قربان خان! تہ ما لہ لږ چیمبر تہ راشہ جی، وړومبے چیمبر کښې ما سرہ لږ ډ سکس کړہ، پلیز او بریک، د نیمي گھنټي د پارہ بریک دے، ما لہ چیمبر تہ تاسو پلیز راشئ

۔ (اس مرحلے ایوان کی کارروائی چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! جو خیبر بینک کی انکوائری رپورٹ تھی، جناب سکندر خان نے تیار کر کے، کل شام مجھے مل گئی ہے تو ان شاءاللہ تعالیٰ پیر کے دن، کیونکہ جمعہ کے دن میں نہیں ہوں گا تو پیر کے دن یہ رپورٹ ہم پیش کر دیں گے اور آپ بحث بھی کر سکتے ہیں اور ساری رپورٹ کی کاپیاں بھی سب کو آجائیں گی تو پیر کے دن ان شاءاللہ تعالیٰ وہ رپورٹ آپ کے سامنے اسمبلی میں پیش ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ جناب قربان خان! پلیز۔

جناب قربان علی خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مننه سپیکر صاحب! تاسو ماته په پوائنټ آف آرډر باندي وخت راکړو۔ دا یو سیریس ایشو وه ځکه ما دا ګڼړله چي دا زه را اوچته کړمه۔ سپیکر صاحب! زه خپل آئیډیالوجی سره ولاړ یم او دا ما باندي امانت دے، ماسره د دي پروټیکټ کول او د دي ډیفنډ کول، نن بیا یو وخت داسي راغلو چي یو عجیبه دغه مي نظر نه تیر شو او دا یو سینئر جرنلسټ دے، ریاض خان داؤدزئی په نیوز اخبار کښي "Anti-Corruption director transferred abruptly" په دغه باندي دا شے هغه راخستے دے، ډیر لوئي دغه ئے لیکلے دے۔ سپیکر صاحب! هغه زه افسوس کومه چي کله داسي خبر راشی، بیا خامخا مونږه هم زړه دردیږی، حکومت مي دے، پارټی مي ده او زمونږ مثال د یو ماشوم دے، نورو پارټیانو خپل روټس دی، خپل دغه دی، مونږ ته په یو ضد باندي ووټ ملاؤ شوے وو، د کرپشن فری سوسائیټی باندي، په میرټ باندي، په دي څیزونو باندي نو چي کله په مونږ باندي تور لګی یا د هر طرف نه راځی دا تور نو خامخا هغي نه به مونږه دا دغه کوؤ چي مونږ تري خبر وو چي واقعی دا Facts دی، په دي زه د هاؤس یو دغه غواړمه صاحبه! نو دا خبره رارونه شوي ده، دیکښي خو ډیري خبري دی او چي د سر نه دا سټوری سړے ګوری نو دیکښي ډیري زیاتي خبري دی خو یو څو خبري پکښي ډیري زیاتي خطرناکي دی او د دي میسج چي کوم دے هغه عواموته به ډیر بد ځی او بیوروکریسی کښي به هم یو هلچل پیدا کیږی او هغه ټول یو عجب انداز سره مونږ سره ګوری او سحر نه ماته په دي هاؤس کښي او په دي کوریډورز کښي او په دي دغه کښي Different telephones او دغه چي بهئ! دا څه روان دی؟ نو مونږه هم خفه شو

ځکه چي يوه نيمه خبره د کور وی، هغه حجري ته راشی او پټول ځکه نه ده پکار چي اخبار دومره غټ را واخستل نو پکار ده چي مونږه دا ډسکس کړو او په دي باندي مونږ خبري اوکړو۔ په دیکښي څه صاحبان دی، هغوی په جهګړه دی، بیوروکریسی ده، هغوی په جهګړه دی او زه بالکل حیران یم ځکه چي یو جرنلسټ د ځان نه څوک څه نشی لیکلے او که دا اولیکی هم نو هغه مونږه کورټ کښي هم چیلنج کولے شو او سینئر جرنلسټ دے، خو دا خبري پکښي ډیري عجیبه عجیبه چي کومي راغلي دی چي یو صاحب وائی چي ماسره څه دی، اوس به دا خبره زه لږ داسي دغه کړمه چي لږ دغه ته به ئي هم راواړومه ځکه چي زه لږ غوندي انګریزئ کښي به دا خبره کومه او د یو شاعر خبره چي

ے لقمان او سعدی پرېږده الجبره او جیومیټری وایا

او ښه لیلیٰ خرڅه کړه مجنون هم په لنډن کښي ډرائیوری ایزده کوی

او په انګریزئ کښي واویلا کوی بلبله۔

نو زه به لږ غوندي انګریزئ کښي اوس دا خبره اوکړم، یو صاحب پکښي دا هم لیکلی دی چي "On the other hand, the Chief Secretary, according to the source, threatened to spill the beans if any action was taken against him" نو دا ډیر عجب خبره ده، دا زما اوس په پښتو کښي که تاسو ورته وایئ، زمونږ په مخ دا Spitting on face کوی کنه جی، لکه دا، دا څه خبره شوه چي زه د هاؤس کسټوډین یم، ما ته څه پته نشته دے او خبره تر دي پوري ځی چي ماسره هم څه شے دے، هلته بل څه دی، ماسره هم څه دی، جهګړه اوس پته نشته اوس دوئ کښي څه ده، بدنامیږم پري زه، بدنامیږم زه I mean بدنامیږی پري دا ټول هاؤس پري بدنامیږی سپیکر صاحب! تاسو د دي هاؤس کسټوډین یئ، ستاسو دغه دے، زه وایمه چي دا Allegations چي هغوی او یا په یو بل لګوی نو دوئ دا دغه چي دی، دا Gun powder دا زما مخي ته راروان شو، تاسو پلیز دا موبائیل بند کړئ------

جناب سپیکر: پلیز میډم! پلیز۔

جناب قربان علی خان: نو سر! زه دا غواړمه، زما په زړه کښي خو ډیري خبري دی خو دا خبري هسي نه نازکي هم شی نو په فلور ډیري خبري نه کومه، زه اوس یو دغه

ته رسيدلے يم چي سپيکر صاحب! مونږه ډير Embarrassing position کبني شو او دا خبره زه خو دا Suggestion د رکومه چي نور هاؤس کبني په دي زه خبره نه کومه خو دي ته د ستاسو، Under your honourable chairmanship د يو کميټي جوړه شي او Very serious د دا ايشو واخستلے شي ځکه چي دا خبره چي د دوئ بدنامي زمونږ حکومت سره تړلي ده او زه نه غواړم چي زما حکومت په دي خبرو باندي چي مونږ ته هم لا پته نشته دے او اخبارونو رااوچته کړه چي دا وجه څه ده او دا قيصه څه ده؟ نو زما دا Suggestion دے چي دي ته يو بنه کميټي جوړه شي او باقاعده پوره په هر لحاظ باندي د دي مونږه تهه ته لاړ شو، بس دا زما ريکويسټ دے سر۔ تهينک يو ويري مچ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! آنریبل ممبر قربان خان نے اس معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی Sensitive matter کی طرف مبذول کرائی۔ اس میں شک نہیں ہے کہ یہ جو آج کے اخبار میں جو خبر شائع ہوئی ہے، اس کی وجہ سے تمام پارلیمنٹیرین میں تشویش پائی جاتی ہے اور میں قربان خان کی اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں کہ ایک سپیشل کمیٹی Under the Chairmanship of Mr. Speaker تشکیل دی جائے اور اس معاملے کی مکمل طور پر چھان بین کی جائے، تو اس کی میں مکمل تائید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ، مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب! قربان صاحب نے جس مسئلے کی طرف نشاندہی کی ہے، بالکل آج ہم نے بھی اخبارات میں پڑھا ہے اور اینٹی کرپشن کے ڈائریکٹر کو، میرے خیال میں اس کے حوالے سے اس نے بات کی ہے، بڑے آفیسرز وہاں اس میں تبدیل ہو گئے ہیں اور یہ تو حکومت کا اختیار بھی ہے اور حکومت کی ذمہ داری بھی ہے، آفیسرز تبدیل ہوتے رہتے ہیں لیکن احتساب کمیشن کے حوالے سے اور اینٹی کرپشن کے حوالے سے یہ دونوں ادارے جو ہیں، یہ صوبائی ادارے ہیں سپیکر صاحب! مجھے بھی یاد ہے اور شاید آپ کو بھی یاد ہو کہ جب احتساب ایکٹ لایا جا رہا تھا، جب احتساب کمیشن بنایا جا رہا تھا تو اینٹی کرپشن کا جو ادارہ تھا، وہ موجود تھا اور پھر ہم نے یہ تجویز دی کہ ملکی سطح پہ احتسابی ادارے کی موجودگی میں

ضرورت کیا ہے کہ احتساب کمیشن جو ہے یا احتساب ایکٹ جو ہے، وہ لایا جائے؟ بہر حال حکومت کا اختیار بھی تھا اور حکومت کی شاید پالیسی بھی یہی تھی اور بقول حکومت، مجھے یاد ہے حکومتی وزراء کے وہ الفاظ کہ حکومت کو وفاقی ادارے پر وہ Trust نہیں ہے، لہذا 18^{th} Amendment کے بعد صوبائی خود مختاری آئی ہے اور یہ ہاؤس قانون سازی میں خود مختار ہے، احتساب ایکٹ آیا احتساب کمیشن بنا اور ہم خود وزراء سے اور وزیر اعلیٰ صاحب سے پبلک میٹنگز میں، فلور آف دی ہاؤس ہم یہ سنتے چلے آرہے تھے کہ یہ دو ادارے جو ہیں، وہ کرپشن کی روک تھام میں اور احتسابی عمل کو آگے بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کریں گے اور ہم اسی چیز پر خوش بھی تھے، حالانکہ احتساب کمیشن کے ابتدائی دور میں اخبارات میں بڑی خبریں آئیں، آفیسرز نے، پولیٹیکل لوگوں نے بڑا ان کے خلاف کہ یہ ذاتیات کر رہے ہیں، پگڑیاں اچھال رہے ہیں بہر حال اس کے جواب میں حکومتی رد عمل ساتھ ساتھ چلا آرہا تھا، حکومت کی طرف سے پہلا وار جو تھا اسی احتساب کمیشن پر ہوا اور یہ بڑا عجیب معاملہ اس لئے رہا کہ اسمبلی کی موجودگی میں ایک آرڈیننس لایا گیا اور وہ آرڈیننس جو لایا گیا ہے، اسی آرڈیننس نے گیارہ تاریخ کو Expire ہونا ہے تو اول تو حکومت یہ بھی جواب دے دے کہ وہ کیا اتنی ایمرجنسی تھی کہ وہ آرڈیننس لایا گیا؟ اور ابھی اسمبلی کا اجلاس جو ہے، وہ رواں ہے، گیارہ تاریخ کو اس آرڈیننس نے Expire ہونا ہے، تو اگر اتنی ایمرجنسی تھی تو اجلاس شروع ہے تو حکومت اگر یہ بھی جواب دے دے کہ وہ آرڈیننس اسمبلی میں کب آئے گا؟ ایک، اور دوسری بات، اخبارات میں تو یہی خبریں آرہی ہیں کہ یہاں تو آفیسرز تبدیل ہوتے رہتے ہیں، ہم سنتے ہیں کہ آفیسرز اپنا Tenure پورا کریں گے، کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ اینٹی کرپشن کا جو ڈائریکٹر ہے، اس کے متعلق تو خود ہم نے سنا ہے، حکومت سے سنا ہے کہ وہ بڑا ٹھیک ٹھاک کام کر رہا ہے، اس کا Tenure بھی برابر نہیں ہے، اخبارات میں قصے بھی آرہے ہیں اور وہ قصے جو آرہے ہیں وہ بڑے بڑے آفیسرز کے ساتھ منسلک آرہے ہیں، حکومتی ارکان اور حکومتی وزراء کے ساتھ وہ قصے اخبارات کی ابھی زینت بنے ہوئے ہیں، تو ابھی تو ہمیں شبہ ہوا ہے کہ جس طرح اخبارات لکھ رہے ہیں کہ حکومتی وزراء، حکومتی اہلکار، مختلف ڈیپارٹمنٹس میں کرپشن کے جو بڑے بڑے واقعات ہیں، ان کی طرف جب ہاتھ احتساب کمیشن کا بڑھا ہے، انہی بڑے بڑے سکینڈلز اور کرپشن کی طرف جب اینٹی کرپشن کا ہاتھ بڑھا ہے تو انہی آفیسرز کو، اپنے اختیارات کو میں یہ سمجھوں گا کہ

ناجائز استعمال کرکے ان کو بے وقت ٹرانسفر کیا جارہا ہے۔ سپیکر صاحب! جس طرح قربان خان نے کہا کہ اسی پارٹی نے اسی نام پر ووٹ لیے ہیں کہ ہم کرپشن فری سوسائٹی بنائیں گے اور ہم بارہا سنتے چلے آرہے ہیں کہ کرپشن کیلئے پی ٹی آئی کی کتاب میں Zero tolerance ہے، پھر ہم اس چیز کو کیا سمجھیں؟ یہ فنڈز کا Lapse ہونا، آفیسرز کی پگڑیاں اچھالنا، مخالفین کیلئے روزانہ کی بنیاد پر چوروں، لٹیروں، اس طرح کے الفاظ استعمال ہونا، پھر حکومت یہ جواب دے دے کہ جو آفیسرز حکومت خود لگاتی ہے، آٹھ مہینے کے بعد، سات مہینے کے بعد وہ پھر کیوں، کونسی وہ ایمرجنسی آجاتی ہے کہ ان آفیسرز کو ہٹایا جاتا ہے؟ تو یہ بہت بڑا کوسچن مارک ہے اور ہم شک نہیں کرتے ہیں، ہم کسی کی نیت پر شک نہیں کرتے ہیں لیکن جو کچھ ہم سن رہے ہیں، جو کچھ اخبارات لکھ رہے ہیں، جو کچھ ابھی ٹیلی ویژن دکھا رہا ہے، جو کچھ ابھی ہمارے سامنے ہو رہا ہے، اس سے تو یہی نظر آرہا ہے، اس سے تو یہی نظر آرہا ہے اور میں خیبر بینک پر بات اس لئے نہیں کروں گا کہ اس کیلئے میرے خیال میں سی ایم صاحب نے بتایا کہ Monday کو وہ رپورٹ سامنے آئے گی لیکن یہ صوبے کے بڑے بڑے اثاثے، یہ صوبہ تو انتہائی بدترین مالی بحران کا شکار ہے اور بدترین بدانتظامی کا شکار ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟ یا پھر خدانخواستہ خدانخواستہ کوئی اتنی بڑی قدرتی آفات نہیں آئی ہیں جس طرح ہماری حکومتوں میں آئی ہیں، خدانخواستہ اس طرح انسانی آفتیں نہیں آئی ہیں جس طرح ہماری حکومت میں آئی ہیں، لہذا سپیکر صاحب! وزیراعلیٰ صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں، ضرور اس چیز کا جواب دے دیں۔ یہ تو عجیب قسم کا معمہ بن گیا ہے، Sitting Minister کے خلاف بڑے بڑے اشتہارات آئیں گے، ہم نے تو حکومت کی طرف سے کوئی ایکشن لیتے ہوئے نہیں دیکھا، یہ تو سارے سوالیہ نشان ہیں، یعنی یا تو خدانخواستہ ان ساری چیزوں میں حکومتی ذمہ دار لوگ ملوث ہیں اور یا خدانخواستہ خدانخواستہ یہاں کے اداروں کے سربراہان حکومت سے باغی ہیں، ان دونوں میں سے ایک بات تو صحیح ہوگی، لہذا میں ریکویسٹ کروں گا کہ اتنے اہم مسئلے پر، پوائنٹ آف آرڈر پر قربان صاحب نے یہ بات جو اٹھائی ہے، اس کا حکومتی کی طرف سے اگر جواب نہ آیا، کوئی ڈیویلپمنٹ نہیں ہو رہی، فنڈز کی جب بات آتی ہے تو وزراء خود بیان دے رہے ہیں کہ ہمارے پاس اس کے علاوہ پیسے ہی نہیں ہیں، تو لوگ پوچھ رہے ہیں کہ پیسہ کدھر چلا گیا، وہ تبدیلی کدھر چلی گئی، وہ وعدے کدھر چلے گئے؟ اس چیز سے مسٹر سپیکر! کام نہیں چلے گا، لوگوں کو گالیاں دینا، ہر ایک

بندے کو چور، لٹیرا کہنا، لوگوں کی پگڑیاں اچھالنا، میں نے مائیک پر اسی سٹیج پر کہا تھا کہ یہ ہاؤس جو ہے، ہم قانون بناتے ہیں، قانون ایک پارٹی کیلئے، ایک فرد کیلئے نہیں سارے صوبے کے عوام کیلئے ہوتا ہے اور تمام عمر کیلئے ہوتا ہے، ہاں بالکل قوانین میں ترامیم لانا جو ہے، وہ ہر وقت اس کی گنجائش رہتی ہے لیکن خدارا ہم تو ریکویسٹ کرتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی، اس حکومت سے بھی کہ اس صوبے کی کچھ روایات ہیں، یہ صوبہ روایات کے بل پر چلتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسمبلی رولز پر چلتی ہے لیکن اس اسمبلی میں ہوتے ہوئے بھی ہم نے تو کم از کم اپوزیشن کی طرف سے ہر ایک موقع پر مسٹر سپیکر! جب بھی آپ نے ہمیں بلایا ہے، ہمیں بٹھایا ہے، ہمیں گائیڈ لائن دی ہے تو میرے خیال میں آپ بھی اس چیز کی گواہی دیں گے کہ ہم اپوزیشن کی طرف سے کبھی ہم نے ایسی کوشش نہیں کی ہے، ہم نے کسی کی پگڑی اچھالنے کی کوشش نہیں کی ہے، لہذا آج سارے صوبے کا جو ماحول ہے، وہ انتہائی بدرنگ ہے، وہ جمود کا شکار ہے، کوئی ٹینڈر نہیں ہو رہا ہے، کوئی کام نہیں ہو رہا ہے، لہذا حکومت کو سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیے اور اس چیز کو دیکھنا چاہیے کہ اس کے پیچھے کیا محرکات ہیں، یعنی کس نے حکومت کو روکا ہے؟ لہذا مجھے امید ہے کہ ان شاءاللہ وزیر اعلیٰ صاحب جب مجھے جواب دیں گے تو بڑی خندہ پیشانی سے مجھے جواب دیں گے، بڑی فراخ دلی سے جواب دیں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، چیف منسٹر صاحب۔ جی، مولانا صاحب! کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ جی مولانا صاحب۔

<u>مولانا لطف الرحمن (قائد حزب اختلاف)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ ایک تو قربان خان نے جو نکتہ اٹھایا اور دوسرا، جو نگہت اورکزئی صاحبہ نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی اور چیف منسٹر صاحب نے جو خیبر بینک کے حوالے سے جو سکینڈل سامنے آیا تھا، اس کے حوالے سے بات کی کہ ہم Monday کو رپورٹ پیش کریں گے، اچھی بات ہے Monday کو رپورٹ پیش ہو اور پھر اس دن جو بات ہوگی، ہم کریں گے، اس پر جو بحث ہوگی تو اس پر بھی بات کریں گے لیکن ایک بات ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح حکومت کے اپنے لوگ چارج شیٹ کرنا شروع کر دیں اور دوسری بات یہ ہے کہ سکندر شیرپاؤ خان جو اس کمیٹی کے چیئرمین تھے، ہمارے لئے محترم ہیں، ان کے والد صاحب ہمارے لئے محترم ہیں، پہلے بھی تھے، آج بھی ہیں، آگے بھی ہوں گے لیکن آج میں ان کو یہ مبارکباد ضرور پیش کرنا چاہتا ہوں

کہ آپ کو ہی الزام لگا کر آپ کو حکومت سے نکالا گیا تھا اور پھر آپ کو دوبارہ واپس لیا، وہ اپنی جگہ پر ہے اور الزام جو بھی لگائے، وہ ہمیں قبول نہیں ہیں لیکن یہ مبارکباد ضرور دیتا ہوں کہ آج وہ کمیٹی کے چیئرمین بنے اور انہوں نے انکوائری کی اور انکوائری کے نتیجے میں جو رپورٹ آئے گی، اپنی جگہ پر لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کی ناکامی ہے اور شیر پاؤ خان کی کامیابی ہے، میں مبارکباد دیتا ہوں ان کو (تالیاں) دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح سردار حسین بابک صاحب نے بات کی، صحیح بات کی کہ قربان خان نے جو نکتہ اٹھایا، میں سمجھتا ہوں کہ ایسے ٹائم پر احتساب کمیشن کے حوالے سے ہم نے باتیں کیں، یہاں پر آپ کے منسٹر کے خلاف جو الزامات آئے، آج اگر وہ جیل میں ہے، ہماری ریکویسٹ پر وہ اسمبلی میں لائے گئے کہ اس کو اسمبلی میں آنا چاہیے اور وہ یہاں پر اسمبلی میں بھی آئے اور ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ احتساب کمیشن کے حوالے سے جو جلدی آپ نے کی، جبکہ ہم سمجھتے تھے کہ اتنے ادارے موجود ہونے کے باوجود اس کی ضرورت نہیں لیکن آپ کی پارٹی اور پی ٹی آئی نے اس کو سمجھا کہ نہیں، اس پر ہمیں اطمینان نہیں، جو Already نیب کا ادارہ موجود ہے یا احتساب کے حوالے سے جو ادارے موجود ہیں یا صوبے میں اس کے حوالے سے ادارے موجود ہیں تو ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ اس میں جلدی کی ضرورت نہیں ہے، مشاورت کی ضرورت ہے اور پھر آپ کو تسلسل کے ساتھ امنڈ منٹس کی ضرورت پیش آرہی ہے، یہ صرف اسی وجہ سے ہے اور پھر جس طرح کئی دفعہ چیف منسٹر صاحب سے یہاں پر پارلیمنٹ میں، فلور آف دی ہاؤس پہ جو ہماری ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے بات ہوئی تو انہوں نے اس وقت بڑے تلخ انداز میں جواب دیا کہ ہمیں لوگوں نے ووٹ دیا ہے تو وہ لوٹ مار اور کرپشن کو ختم کرنے کیلئے دیا ہے، بلڈنگز اور روڈز بنانے کیلئے ووٹ نہیں دیا ہے، خیر وہ ایک جذباتی بات تھی جو اپنی جگہ پر ٹھیک ہے لیکن صوبے کی ڈیویلپمنٹ اور یہ چیزیں Must ہیں، اس کے بغیر تو صوبہ چل نہیں سکتا، اس کو ہونا چاہیے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج جس طرح کے الزامات آرہے ہیں، جس طرح اخبارات کی شہ سرخیاں بن رہی ہیں، اس کو حکومت کو سنجیدگی سے لینا پڑے گا اور صرف اس طرح نہیں ہو سکتا کہ ہم دوسروں پر الزمات لگائیں اور ہم اپنے حوالے سے اس بات کو غیر سنجیدہ لیں اور اس کو سنجیدگی سے نہ لیں تو قوم کو تو جواب دینا ہے اور جو ہمارے دعوے تھے، ان دعوؤں کے مطابق تو ہمیں قوم کا سامنا کرنا ہے، آپ کو کرنا ہے، جو حکومت ہوتی ہے اس کو کرنا ہوتا ہے،

توذراہماری یہ ریکویسٹ بھی ہے کہ اس طرح نہیں ہوگا کہ اسمبلی کے فلور پر جب ہم کوئی بات کرتے ہیں تو اس کا کوئی سنجیدگی سے ہمیں جواب نہ دے یا پھر ہماری بات کو نہ لے اور یہ اکثر ہم جب دیکھ رہے ہیں کہ بلڈوز کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تو ہماری یہ ریکویسٹ ہے کہ بلڈوز کرنے کی ضرورت نہیں ہے، صوبہ ہمارا ہے، مشترکہ ہے، اگر آپ کو اچھی تجاویز دے سکتے ہیں تو کم از کم ہماری تجاویز تو سن لیں، ماننا نہ ماننا، اکثریت آپ کے پاس ہے، آپ اس کو اپنی مرضی سے پاس کر سکتے ہیں لیکن کم از کم ہماری تجاویز آپ کے سامنے آئیں گی، اگر ہم آپ کو بہتر تجاویز دے سکتے ہیں تو ہونا یہ چاہیے کہ آپ ہماری ان تجاویز کو قبول کر لیں اور وہ صوبے کی بہتری کیلئے ہم دیں گے، اخلاص سے دیں گے، ہم نے ہمیشہ کو آپریشن کیا ہے، سپیکر صاحب نے جب کہا ہم نے اس حوالے سے کو آپریشن کیا ہے اور اسمبلی چلانے کیلئے بھی جب بھی ہم سے بات کی گئی ہے تو ہم نے کو آپریشن کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے صوبے کا ایک، ایک ایسا ایوان ہے کہ جہاں سے کوئی بھی قانون پاس ہو تو وہ لوگوں کو فائدہ دے، نقصان نہ دے اور اس پر بیٹھنا، اس کو سنجیدگی سے لینا اور قانون پاس کرنا اتنی جلدی میں نہ ہو کہ ہمیں مسلسل امنڈ منٹس پیش کرنی پڑے۔ تو ہمیں ایک ہی دفعہ جب ہم قانون کو پاس کریں تو پورا اس کو ٹائم دینا چاہیئے، اس کو سنجیدگی سے لینا چاہیئے اور پھر جب پاس ہو تو ایک ایسا قانون پاس ہو کہ جس پر کوئی اعتراض نہ آئے، جس میں دوبارہ امنڈ منٹس لانے کی ضرورت نہ پڑے جناب سپیکر، تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جس طرح بات ہے، ظاہر ہے یہ اسی وجہ سے آج اگر ٹرانسفرز/ پوسٹنگز کی بات ہوتی ہے، ٹرانسفرز بہت ہوتے رہتے ہیں لیکن آج اگر اخبارات کی شہ سرخی بن رہی ہے تو وہ اسی بنیاد پر بن رہی ہے کہ چونکہ احتساب کے حوالے سے شکوک وشبہات اس حوالے سے پیدا ہوتے ہیں تو اس وجہ سے اس چیز کو Highlight کیا گیا ہے کہ اس بندے کو اس وجہ سے شاید ٹرانسفر کیا گیا ہے کہ شاید یہ کہیں پر جن لوگوں کو انہوں نے کوئی نوٹسز بھیجے ہوں یا ان کے خلاف کوئی کارروائی ہونے والی ہو تو اس کو روکنے کیلئے شاید یہ ٹرانسفرز کئے جارہے ہیں تو یہ جو چیز سامنے آئی، اسی بنیاد پر آئی ہے۔ لاء منسٹر صاحب کمیٹی لانا چاہتے ہیں اور کمیٹی میں یہ بات ڈسکس کرنا چاہتے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے، کمیٹی اس کیلئے بنے اور اس پر بات ہو کہ یہ کس طرح ٹرانسفر ہوا ہے اور کیوں ہوا ہے؟ ٹرانسفرز/ پوسٹنگز، میں نے پچھلی دفعہ بھی ایک ذکر کیا تھا کہ تین سال حکومت کے ہو گئے اور میرے خیال میں تقریباً کوئی نو یا دس ہیلتھ سیکرٹریز ٹرانسفر ہوئے

ہیں، ان تین سالوں میں نو یا دس سیکرٹریز اور شاید میری یہ جو تعداد ہے، بالکل صحیح ہو گی، تو ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ادارے ہیں اور ان اداروں کی جو کارکردگی ہے، وہ بہتر ہونی چاہیے اور وہ بہتر تب ہی ہو سکتے ہیں کہ ہم ان کی کارکردگی کا جائزہ اس طرح نہ لیں کہ بس مہینے کیلئے ایک سیکرٹری اور دوسرے مہینے کیلئے دوسرا سیکرٹری اور پھر یہ ٹرانسفر کا تسلسل جاری رہے تو یہ ایک بیورکریسی کا بھی، اور اس کے حوالے سے بھی، جناب سپیکر! آج مجھے ایک اور پوائنٹ کی طرف ایک بات کرنی ہے اور وہ یہ ہے کہ اسمبلی میں پی ایم ایس کے حوالے سے ایک بات ہوئی تھی اور سکندر شیر پاؤ صاحب نے بھی بات کی تھی اور میں نے بھی بات کی تھی اور اس حوالے سے ہم نے کمیٹی بنائی تھی اور اس کمیٹی کا بہت ٹائم پیریڈ اس میں گزر گیا اور اس کے کوئی نتائج سامنے نہیں آئے، آج جو میری معلومات ہیں، پی ایم ایس کے جو لوگ ہیں، وہ آج ہڑتال پر ہیں، انہوں نے کالی پٹیاں باندھی ہوئی ہیں، احتجاج پر ہیں اور عنقریب شاید وہ قلم چھوڑ ہڑتال بھی شروع کرنے والے ہیں تو ہم نے اس حوالے سے بات کی تھی اور یہاں پہ اس پر ڈیبیٹ ہوئی تھی اور یہ ہم نے سمجھا تھا کہ یہ ہمارے اس صوبے کی ضرورت ہے اور اس کو جو ہے اس پہ چلانا ہے، تو ہمیں اس حوالے سے کوئی Satisfactory حکومت کی طرف سے، حکومتی ارکان کی طرف سے اس اسمبلی کے حوالے سے اس کا کوئی جواب ہمیں نہیں ملا۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس پہ میڈم 'ریسپانڈ' کریں گی کیونکہ وہ کمیٹی کی چیئرپرسن تھیں تو 'ریسپانڈ' کریں گی کہ کیا ایشو ہے؟ کیونکہ ہم نے Findings تیار کی ہوئی ہیں لیکن اس میں مجھے جو انفارمیشن دی گئی ہے کہ وہ سپریم کورٹ میں کیس چل رہا ہے تو اس حوالے سے میڈم تھوڑا Explain کریں گی کہ اس کی کیا پوزیشن ہے؟

<u>قائد حزب اختلاف</u>: سپریم کورٹ کا کیس، میں نے جو معلومات کی ہیں، وہ ایک الگ مسئلہ ہے اور یہ جو یہاں چیز چل رہی ہے، وہ ایک الگ مسئلہ ہے، تو میں سمجھتا ہوں اس کمیٹی کا کوئی Decision آنا چاہئیے، پی ایم ایس والوں کو مطمئن کرنا چاہئیے کیوں اس پوائنٹ پہ جائیں جو کبھی، کبھی بھی نہ ہوا ہو اور اب وہ قلم چھوڑ ہڑتال تک پہنچیں تو یہ تو صوبے کی ساتھ زیادتی ہو گی، تو اس چیز کا بھی کوئی جواب آنا چاہیے، اس کا کوئی حل نکلنا چاہیئے اور یہ بیلنس اگر ہم اس کو خراب کریں گے، جو ڈی ایم جی گروپ اور پی ایم ایس گروپ میں ہے تو

پھر ہم صوبہ کس طرح چلائیں گے ؟ تو اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم اس کا کوئی نتیجہ نکالیں اور ان کو مطمئن کر سکیں جناب سپیکر۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میڈم ! آپ تھوڑا Explain کریں جو مولانا صاحب نے ایک بات کی ہے، اس بات کے حوالے سے تھوڑی Explanation دے دیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر ! یہ بہت اہم کمیٹی تھی جو آپ کی ایک سپیشل رولنگ کے تحت بنائی گئی اور اس وقت بھی یہی ایک بنیاد تھی کہ جو پی ایم ایس آفیسرز تھے، ان کے بہت سے تحفظات تھے اور ان میں سے ظاہر ہے کہ وہ اسی طرح ہڑتال پہ انہوں نے دیا تھا جو نوٹس، اور سیریس، بنیادی طور پہ کمیٹی نے بہت تیزی سے، اس میں میرے علاوہ چار سیکرٹریز جو ہیں، سیکرٹری آف دی اسمبلی جناب امان اللہ صاحب، لاء سیکرٹری صاحب، سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ اور ایڈوکیٹ جنرل، یہ چار اس کے ممبر تھے اور اس میں ہم نے بہت تیزی سے یہ میٹنگز بلائیں، پی ایم ایس آفیسرز کے جو نمائندے ہیں، ان کو بھی سنا، جو دیگر پی ایم ایس آفیسرز ہیں، ان کے نمائندے، جو ایسوسی ایشن ہے، ان کو بھی سنا، ہم نے دیگر کچھ اور سٹیک ہولڈرز کو بھی بلایا۔ بنیادی طور پہ پھر ایڈوکیٹ جنرل صاحب نے اس میں اپنی طرف سے اپنی رائے دی اور آج وہ یہاں پہ ہیں نہیں، ورنہ وہ بھی اپنا پوائنٹ دیتے اور اس میں یہی بات بتائی گئی کہ سپریم کورٹ میں Already پیٹیشن ہے جس کیلئے سپریم کورٹ نے تمام صوبوں کو، ایڈوکیٹ جنرلز کو بھی اور چیف سیکرٹریز کو بھی نوٹسز بھیجے ہیں اور اس میں انہوں نے کہا کہ اگر آپ اس وقت کوئی بھی Decision لیتے ہیں تو وہ تو چلیں ٹھیک ہے، آپ کو ٹیکنیکلی اس کو دیکھنا پڑے گا کہ کیا وہ Sub-judice matter پہ آپ جا سکتے ہیں کہ نہیں؟ لیکن انہوں اس طرح کہا، بہتر یہ ہوگا کہ سپریم کورٹ نے جب یہ نوٹسز دیئے ہیں تو وہ تفصیلاً اس کیس کو سن کر یہ ایڈریس کرے گی، ابھی میں نے دوبارہ ان سے پوچھا، بلکہ ابھی نہیں جبکہ پی ایم ایس کے نوٹس یا اس ہڑتال سے پہلے، تقریباً دو ہفتے تین ہفتے پہلے، تو انہوں نے بتایا کہ ابھی تک کیس چل رہا ہے، میں نے کہا کہ کیا ہم اس دوران میٹنگ بلا کے کر سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا میرا ٹیکنکل جو وہ ہے، Legal opinion یہ ہے، تو اس معاملے میں ابھی لیڈر آف دی اپوزیشن کہہ رہے ہیں کہ اس سے یہ علیحدہ کیس ہے، کیس وہاں پہ بھی اسی حوالے سے ہے، انہی تحفظات پہ وہ گئے ہوئے ہیں اور

انہوں نے بہت سی پٹیشنز کو Club کیا ہوا ہے سپریم کورٹ نے اور اعلیٰ عدلیہ میں جب ایک Matter آتا ہے تو ہم اس میں کیا اس لیول پہ جا سکتے ہیں کہ ہم اس میں اپنی ایک Say دیں، Recommendation دینے پہ تو میں دے دوں گی لیکن اس کیلئے ہم سمجھتے ہیں کہ کمیٹی میں دوبارہ بھی جس وقت بھی جناب سپیکر! آپ کہیں، میں اس کیلئے دوبارہ بلا کے اس کو سن سکتی ہوں لیکن بنیادی طور پر صرف اسی چیز کا ہمیں انتظار ہے کہ سپریم کورٹ جس وقت جیسے ہی فیصلہ دے، ہم ان کو بلا کے اپنی طرف سے جو ہم نے سمجھا ہے، اس کے مطابق Recommendations دے دیں کیونکہ باقی تمام چیزیں Almost ہم نے تیار کی ہوئی ہیں لیکن صرف اس وجہ سے اس پہ ہم فائنل اپنی سفارشات مرتب نہیں کر پائے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اس میں مولانا صاحب! اس طرح ہے، جی جی۔

قائد حزب اختلاف: میں سمجھتا ہوں کہ یہ کمیٹی اپنی میٹنگ بلا لے اور یہ جو آج اگر وہ احتجاج پر ہیں تو ظاہر ہے ان کا بھی ایک موقف ہے، اگر ہم ان کو اس کمیٹی میں سن لیں تو وہ جو آپ کہہ رہی ہیں کہ سپریم کورٹ میں کیس ہے اور اس وجہ سے یہاں پہ وہ کمیٹی وہ نہیں، وہ کہتے ہیں کہ بہت ساری چیزیں یہاں کی پیدا شدہ ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بیٹھا کے ایک اطمینان ان کو ہو جائے گا، اگر کمیٹی نہیں Decision دے سکتی ہے اور سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دینا ہے تو کم از کم وہ تو مطمئن ہو جائیں گے اور جو وہ احتجاج پہ ہیں، احتجاج تو ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی میڈم! میرے خیال میں ایک ہفتے کے اندر اندر بلا لیں اس کی میٹنگ۔

وزیر معدنیات: جناب سپیکر! بلانے کا اگر کہتے ہیں تو میں کل بلالوں گی لیکن دیکھیں ان کا جو سب سے پہلا پوائنٹ ہے، وہ میں مانتی ہوں کہ یہ بہت ہی جائز ان کی ڈیمانڈ ہے، وہ Non implementation of their quota جو کہ پی ایم ایس اور پی اے ایس کے مطابق جو Already defined quota of postings ہے، اس پر بھی مکمل طور پہ Implementation نہیں ہو رہی ہے، یہ ان کا پہلا بنیادی وہ ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں لیکن Partial recommendations دینا جو ہے کیونکہ ہم نے پورے ایک Comprehensive طریقے سے جامع طور پر اس کی وہ کی ہے، اس پہ کام کیا ہے تو میٹنگ تو میں ان کی کل

بلالوں یا اگلے کل کے بعد پرسوں بلاسکتی ہوں لیکن بنیادی طور پر سفارشات کیلئے ہمیں ایک مرتبہ پھر، یا تو ایڈوکیٹ جنرل کو بلائیں تاکہ وہ آکر اس ہاؤس کو اپنا Point of view دیں تاکہ ان کی ابھی ہاؤس کے سامنے تسلی ہو کہ وہ اپنا کیا لیگل پوائنٹ، نقطہ نظر دے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: ہاں ٹھیک ہے جی، ہم ایڈوکیٹ جنرل کو بھی یہاں ہاؤس میں بلالیں گے، وہ بھی اپنا نقط نظر دیں گے لیکن میڈم! آپ اس کے ساتھ ساتھ کمیٹی کی میٹنگ بھی دو تین چار دن میں Convene کرلیں اور ان کو بلاکر ان کو مطمئن کریں۔ نلوٹھا صاحب! پلیز جلدی کیونکہ پھر ٹائم کم ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا کیونکہ بہت اچھی باتیں سردار حسین بابک صاحب نے کی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ قربان علی خان صاحب بہت زیادہ ہمدرد ہیں اپنی حکومت کے کہ انہوں نے جو پوائنٹ Raise کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری صوبائی حکومت نے جب یہ کہا تھا کہ ہم شفافیت صوبے میں لائیں گے تو ہمیں بہت خوشی ہوئی اینٹی کرپشن اور نیب کی موجودگی میں احتساب کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا اور اس میں اپوزیشن نے فل سپورٹ حکومت کو کیا لیکن یقیناً اس بات کی وضاحت انتہائی ضروری ہے کہ جو آرڈیننس اسمبلی کی موجودگی میں لایا گیا اور جو پوائنٹس میں سمجھتا ہوں بابک صاحب نے Raise کئے ہیں، حکومت کو چاہئیے کہ اس کی وضاحت کرے، صوبے کے عوام جناب سپیکر! حقیقت جاننا چاہتے ہیں، چور، چور، چور، ڈاکو، ڈاکو کسی اور کو کہنا تو بہت آسان ہوتا ہے لیکن یہاں پہ جو کچھ ہو رہا ہے جناب سپیکر صاحب! اس کو کیا کہا جائے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہم آج اس خیبر بینک

(مداخلت)

ایک رکن: پھر آپ بولیں نا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ خیبر بینک لیکس کے اوپر جب سکندر خان صاحب Monday کو رپورٹ لائیں گے تو اس کے اوپر ہم بات کریں گے لیکن میں یہ توقع رکھتا ہوں سکندر خان صاحب سے کہ جس طرح اسلام آباد میں جو موقف شیر پاؤ صاحب نے اپنایا ہے، میں توقع رکھتا ہوں سکندر خان صاحب کے اوپر کہ یہ جو اپنی رپورٹ لائیں گے، وہ اسی کی روشنی میں لائیں گے اور جناب سپیکر صاحب! یہ چیزیں کلیئر ہونی چاہئیں، صوبہ کے عوام جاننا چاہتے ہیں، سی ایم صاحب کو کون روکتا ہے،

کون روک رہاہے،انہیں فیصلہ کرنے میں ہم سی ایم صاحب کے ساتھ ہیں،اگر کوئی ایسی طاقت ہے جو عوامی نمائندوں کو اور حکومتوں کو اپنے کام کرنے سے روکے تو اس ایوان کا ہر ہر ممبر سی ایم صاحب کے ساتھ ہے۔ چونکہ ہم چاہتے ہیں کہ عوامی نمائندوں کی عزت ہونی چاہیئے، حکومتوں کی عزت ہونی چاہیے، سیاستدانوں کو ایک دوسرے کی کردار کشی کے بجائے عوام کی خدمت کیلئے ہر وہ دیوار گرادینی چاہیئے جو عوام اور عوامی نمائندوں کے درمیان حائل ہو تو میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ سی ایم صاحب اس ہاؤس کو مطمئن کریں گے اور صوبے کے عوام کو بھی مطمئن کریں گے، جو جو چیزیں اس صوبے کے اندر اٹھ رہی ہیں ان کا سدباب ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جناب چیف منسٹر صاحب۔

صاحبزدہ ثناءاللہ: جناب سپیکر! زه به دي سره خبره کوم۔

جناب سپیکر: او بس يار ته بس کیښنه، لږه هغه میډم خبره کړي ده کنه پلیز، تاسو د اسي خو نه چې د غه لیډر يئ، پلیز تاسو کیښنه کنه، میڈم نے بات کی ہے نا،اس طرح نہیں ہے، تاسو پلیز، میډم خبره کړي ده کنه پلیز، د پارلیمانی پارټئ روایات دی میډم خبره کړي ده، هغي نمائندګی کړي ده کنه، پلیز تاسو له به بل وخت موقع در کړو۔ جی چیف منسٹر صاحب،پلیز۔

جناب پرویز خٹک(وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب!سب سے پہلے تو میں۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: یار! یہ اسمبلی ہے،اس کا کوئی رول،کوئی طریقہ ہے،کوئی اس طرح نہیں ہے کہ آپ مجھے وہاں سے انسٹرکشنز دیں۔جی چیف منسٹر صاحب،پلیز۔

جناب وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر صاحب!سب سے پہلے تو نگہت صاحبہ نے جو قرارداد پیش کی ہے پوائنٹ آف آرڈر پہ، ہم Already کہہ چکے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں لے جایا جائے لیکن یہاں کچھ چند باتیں ہوئی ہیں، سب سے پہلے میں اپنے معزز پارلیمانی لیڈرز کو بتانا چاہتا ہوں، پلیز اگر یہ بات سن لیں، نگہت بی بی! یہ جو جلسوں کی باتیں ہیں جو باہر تقریریں ہوتی ہیں، مجھے پتہ ہے سب کیا کیا باتیں کرتے ہیں؟ان کو ادھر نہیں لانا

چاہیے، جلسوں میں جوش وجذبے میں بڑی بڑی (باتیں) ہر ایک کہہ جاتے ہیں، ہر حد Cross کر جاتے ہیں تو اسمبلی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، اگر ہماری پارٹی کہتی، کوئی اور کہتی ہے، ہماری تو ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کو ذرا Low down رکھیں، تو اسمبلی سے باہر کی باتیں باہر رہنے دیں، اسمبلی کے اندر جو باتیں ہیں ان کو کرتے ہیں۔ سب سے پہلے بات ہوئی کہ احتساب ایکٹ، احتساب ایکٹ ان شاءاللہ جمعہ کو Already ہم کہہ چکے ہیں، جمعہ کو اسمبلی میں پیش ہو جائے گا اور اس میں جو امنڈ منٹس ہیں، وہ پھر کمیٹی کے پاس جائیں گی اور وہ کمیٹی اس میں جوائنٹ فیصلہ کرے۔ آج تک جتنی قانونی سازی ہم نے کی ہے، کوئی قانون سازی ہم نے بلڈوز نہیں کی، چاہے وہ احتساب کا ایکٹ ہے، Consensus سے پاس ہوا ہے، اپوزیشن اور گورنمنٹ نے مل کر پاس کیا ہے، کوئی اس میں اعتراضات نہیں تھے، اس میں امنڈ منٹس آتی رہتی ہیں، ہو سکتا ہے ہم دونوں سے مل کر غلطی ہوئی ہو گی اور وہ Amend کریں، رائٹ ٹو انفارمیشن بھی ہم نے آپ کی Joint recommendation سے پاس کیا ہے، رائٹ ٹو سروسز بھی ہم نے آپ سے جوائنٹ پاس کیا، جو بھی قانون یہاں سے پاس ہوا ہے وہ ہمیشہ ہم نے مل کر کمیٹی میں بھجوایا، میں نے خود اس کو ہیڈ کیا اور ہم نے پاس کیا ہے۔ جو چھوٹی موٹی باتیں آ جاتی ہیں، اگر اس میں تھوڑا اختلاف ہو جاتا ہے تو وہ نارمل ہے لیکن جب کوئی Important قانون سازی ہو گی، میں ہاؤس کو گارنٹی سے کہتا ہوں کہ ہم مل کر، اپوزیشن سے مل کر جوائنٹ ہم پاس کریں گے، کبھی بھی نہیں بلڈوز کریں گے۔ چھوٹی چھوٹی بات آ جاتی ہے، اس کو آپ نہ سمجھیں کہ وہ اس کو کہتے ہیں کہ اس کو چھوڑ دیا کریں لیکن باقی جو Main چیز آئے گی، جو صوبے کا مسئلہ ہو گا جس میں کوئی نیا قانون آئے گا، کوئی چیزیں آئیں گی، وہ ضرور ہم آپ سے اس میں شیئر کریں گے اور کبھی بھی نہیں بلڈوز کریں گے اور نہ میں نے کبھی اپنے منسٹروں کو، کسی کو ڈائریکٹ کہا ہے کہ کسی چیز کو بلڈوز کیا جائے۔ دوسرا، پچھلے دو سالوں سے یہ جو Lapse والا، فنڈ والا، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کہاں پر Lapse ہوا ہے، کہاں پر ہم اور صوبوں سے کم خرچ کر رہے ہیں؟ اگر آپ ریکارڈ نکال لیں، اگر آپ پچھلی حکومت کا ریکارڈ نکال لیں تو کبھی بھی 80 پرسنٹ Cross نہیں کیا، کبھی بھی اے ڈی پی، جو ڈویلپمنٹ والا سیکٹر ہے، اس نے کبھی بھی 80/ 85 کو Cross نہیں کیا۔ پچھلی گورنمنٹ میں بھی، اس وقت بھی پنجاب جو ہے وہ 50/40 پہ جا رہا ہے، جو Last government تھی، اس کے آخری سال میں

Hundred percentانہوں نے خرچ کیالیکن اسے پہلے 80پرسنٹ کبھی Cross نہیں کیا۔ ہم پہلے سال آئے، چونکہ پہلا سال تھا، اس میں ہم Changes لا رہے تھے تو اس سال ہم نے کوئی 70 اور 72 پرسنٹ کیا لیکن وہ Lapse نہیں ہوتا، وہی پیسہ ہمارے خزانے میں رہتا ہے۔ جون میں کتابیں بند ہو جاتی ہیں اور جولائی میں پھر کام شروع ہو جاتا ہے، کوئی امریکہ سے تو پیسہ نہیں آیا یا کوئی وفاق ہم سے واپس تو نہیں لے جاتا ہے، ہمارا اپنا پیسہ ہوتا ہے، اپنے خزانے میں پڑا رہتا ہے، بکس کے اندر رہتا ہے۔ وہ Lapse والا مسئلہ یہ ہے کہ صرف جون سے جولائی پہ چلا گیا اور دوبارہ اس پہ Ongoing کام شروع ہو جاتا ہے، تو یہ بالکل دماغ سے نکالنا چاہیے۔ پھر ہماری گورنمنٹ نے پچھلے سال جو میرے خیال میں پاکستان کی تاریخ ہے کہ 92 فیصد، پچھلے سال 92 فیصد جو ہماری اے ڈی پی ہے، اس کو ہم نے خرچ کیا اے ڈی پی، جو پورا بجٹ ہے، وہ تو بہت زیادہ خرچ ہوتا ہے لیکن جو ڈیویلپمنٹ والا حصہ، وہ 92 فیصد ہوا۔ اس سال ہم ان شاءاللہ تعالیٰ مجھے جو نظر آرہا ہے، ہم 85 پرسنٹ تک اپنا ڈیویلپمنٹ فنڈ لے کر جا رہے ہیں۔ جو میں نے خبریں دیکھیں کہ کوئی کام نہیں ہو رہا ہے، کام ہو رہا ہے، ٹینڈرز ہو رہے ہیں، فنڈز جا رہے ہیں، اس وقت تقریباً 70 ارب روپے اس پہ خرچ ہو چکے ہیں، لوکل گورنمنٹ کو پیسے دیئے جا چکے ہیں، تقریباً 113 بلین یا 115 بلین اس سال ہم خرچ کریں گے، تو اگر اس میں شارٹ فال آیا تو شارٹ فال کیوں آرہا ہے؟ اس سال بدقسمتی سے ہمیں چار پانچ مسئلے پیدا ہو گئے، ایک Federal receipts جو ہمارے، چونکہ بجٹ جو ہوتا ہے وہ اس پر بنتا ہے کہ ہمیں کہاں کہاں سے پیسے آنے ہیں، اس سال ہمیں 17 ارب روپے شارٹ فال فیڈرل گورنمنٹ سے جو Receipts ہوتی ہیں، اس سے ہو رہا ہے، فلڈ آیا ساڑھے پانچ ارب ہمارے فلڈ میں چلے گئے، سوری زلزلے میں، فلڈ میں کوئی دو اڑھائی ارب فلڈ میں چلے گئے، ہم نے ایک سے سولہ گریڈ تک سب کو اپ گریڈ کیا، تقریباً دس ارب روپے اس میں Invest ہو گئے اور ابھی ہم نے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکس ہیں، ان کی تنخواہیں بڑھائیں تقریباً پانچ ارب ادھر ہم نے شفٹ کر دیئے، اور پچیس ہم نے Anticipate کئے تھے کہ ہمیں چھ سے جو اٹھارہ ارب بجلی کا جو Difference آئے گا، وہ ابھی تک فیڈرل نے ریلیز نہیں کیا، حالانکہ میرے ساتھ ایگریمنٹ ہے، سی سی آئی میں Approved ہے کہ جون سے پہلے پہلے انہوں نے اس سال کے اندر پیسے دینے ہیں، پچیس ارب ایک دینے ہیں، پانچ ارب دوسرے دینے ہیں، وہ تیس بلین

بھی ابھی تک فیڈرل سے نہیں آئے ہیں، تو ہمیں انتظار ہے کہ وہ آجائیں لیکن اس کے بغیر بھی ہم اپنا بندوبست کر رہے ہیں کہ ہم اپنا بجٹ 85 پرسنٹ Cross کر جائیں اور ان شاءاللہ Cross کر جائیں گے اور اگر یہ پیسے فیڈرل سے بھی آگئے تو یہ اور بھی اس میں بہتری آجائے گی۔ تو ایک تو لیپس والا مسئلہ، یہاں پریس والے بیٹھے ہیں کہ جو لیپس والا مسئلہ آپ Comparison کیا کریں کہ پچھلی گورنمنٹس میں کتنا ہوا؟ اس وقت پنجاب میں، سندھ میں، Normally میں ان حکومتوں میں رہا ہوں، کبھی کوئی 100 پرسنٹ خرچ نہیں کر سکتا، ہمیشہ سکیمیں آتی ہیں، چونکہ اس سال ہماری سکیمیں بڑی فاسٹ چلیں اور اس وجہ سے وہ محکمے ڈیمانڈ زیادہ کر رہے ہیں، اب سی اینڈ ڈبلیو ہے، ایری گیشن ہے، پبلک ہیلتھ ہے، وہ 100 پرسنٹ Cross کر کے اس سے آگے نکل گئے ہیں، وہ اور فنڈز چاہتے ہیں کیونکہ سکیمیں بہت ہیں، یوں جتنا پیسہ ہوگا اتنا ہی خرچ ہوگا، تو یہ لیپس والا قصہ ہے جو ایک غلط انفارمیشن ہے کہ ہم سے فنڈز لیپس ہوئے، لیپس کہاں سے ہو سکتے ہیں؟ اب جتنا پیسہ ہوگا وہ ہم خرچ کریں گے، جو نہیں ہوگا اس کا Reason بتائیں گے کہ کیوں نہیں ہو سکا۔ اس کے علاوہ میں صرف یہ اتنا آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ صوبہ، جس طرح اس کی روایات ہیں کہ ہم نے ہمیشہ ادھر دیکھا ہے کہ ایک دوسرے کی عزت کا خیال کیا گیا، ایک دوسرے کی Comitments کو، جب بھی کوئی Comitment ہوئی، اس کو پورا کیا گیا، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے اپوزیشن سے، ہم ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ ہم آپس میں بات چیت کر کے مسئلے کو حل کریں، جہاں پر کوئی اختلاف آتا ہے تو Definitely چونکہ پارٹیوں کی سوچ الگ ہے، ان کا اپنا پروگرام الگ ہے تو اختلافات آتے رہیں گے لیکن جب صوبے کی بات ہوتی ہے، میں فخر کرتا ہوں سارے اپوزیشن لیڈرز پر کہ جب بھی میں نے کال کیا، بجلی کا مسئلہ آیا تو یہ سب ہمارے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ہم اسلام آباد تک گئے، ہم نے وہاں پر احتجاج بھی کیا، پھر ہم نے بجلی کیلئے جو ان سے پیسے لینے تھے، اس پر بھی سب میرے ساتھ گئے، اللہ کا شکر ہے کہ اس صوبے کیلئے 100 ارب روپے ہم نے وفاق سے منظور کرالئے ہیں، 100 ارب روپے میں سے ہم پر کوئی 20 ارب روپے، 18 ارب روپے جو میرے خیال میں آپ کی گورنمنٹ نے Comit کیا تھا اس صوبے کا، ہم نے وہ قرضہ بھی وفاق کو لوٹا دیا ہے، یہ وہ قرضہ تھا جب ایک ٹیکس لگا تھا ایک صوبے میں، ایکسائز ٹیکس تھا یا کوئی ٹیکس لگا تھا، کورٹ نے اس کو Stay دے دیا تھا تین چار پانچ

سال، وہ Stay ختم ہوا تو فیڈرل گورنمنٹ نے صوبے سے اس وقت مانگے کہ یہ پیسے فیڈرل کو دے دیں تو صوبائی حکومت نے اس وقت Comit کیا تھا کہ یہ لوگوں سے وصول نہ کریں، جب بھی ہمارے پاس پیسہ آئے گا، ہم وفاق کو لوٹا دیں گے۔ تو وہ لوگوں کا پیسہ، پبلک کا پیسہ جو پبلک نے دینا تھا، وہ 18 ارب روپے بھی جو 100 ارب ہمیں ملنے تھے، 18 ارب روپے، وہ قرضہ بھی ہم نے فیڈرل کو دے دیا تاکہ عوام پر بوجھ نہ آئے، تو ہم نے سب سے پہلے اپنا وہ قرضہ اس میں ختم کیا اور اس کے علاوہ ہر سال پندرہ ارب روپے ہمیں ملیں گے، اس سال پچیس ارب اور اگلے تین سالوں میں پندرہ پندرہ ارب ملیں گے اور جو چھ ارب ہمارے ایک جگہ پر سٹاپ کئے ہوئے تھے، بجلی کی آمدن کے چھ بلین وہ اٹھارہ ارب تک چلے گئے، اب سالانہ اٹھارہ بلین ہمیں ملیں گے، تو میں نے ایک دفعہ پہلے بھی آپ کا شکریہ ادا کیا اب پھر میں پارلیمانی لیڈرز کا شکر گزار ہوں کہ آپ اور ہم سب نے مل کر جو محنت کی ہے، اس کا فائدہ ملا ہے اور آئندہ بھی ان شاءاللہ تعالیٰ، یہ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں، کل اس جگہ کوئی اور بیٹھا ہو گا لیکن ہم نے اس روایت کو جاری رکھنا ہے اور دوبارہ میں آپ کو یہ گارنٹی کرتا ہوں کہ کبھی بھی کوئی بل ہم بلڈوز نہیں کریں گے، اتفاق سے پاس کریں گے اور اتفاق میں برکت ہو گی، ان شاءاللہ۔ مہربانی۔

Mr. Speaker: Call Attention: Syed Jafar Shah, item No. 7, lapsed. Sahibzada Sanaullah, lapsed. سوری آنریبل۔ 9 اینڈ 8، یہ دونوں، لاء منسٹر پلیز، آئٹم نمبر منسٹر فار فنانس، فنانس منسٹر۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ملازمین کیلئے سبکدوش ہونے پر مراعات اور دوران ملازمت فوتگی کی صورت میں معاوضہ مجریہ 2016ء کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کے سامنے Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants Retirement Benefits and Death Compensation ترمیمی بل پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants Retirement Benefits and Death Compensation (Amendment) Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ملازمین کیلئے سبکدوش ہونے پر مراعات اور دوران ملازمت فوتگی کی صورت میں معاوضہ مجریہ 2016ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Consideration Stage: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ملازمین کیلئے سبکدوش ہونے پر مراعات اور دوران ملازمت فوتگی کی صورت میں معاوضہ مجریہ 2016ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: Honourable Minister for Finance.

وزیر خزانہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان میں Khyber Pakhtunkhwa Civil Servant Retirement Benefits and Death Compensation حوالہ کرنے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the, ji, ji.

وزیر خزانہ: پاس کرنے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants Retirement Benefits and Death Compensation (Amendment) Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Item No.10 & 11: Minister for Law, sorry, Mushtaq Ghani Sahib, please, ji, ji.

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بل پیش کریں گے، اس کے بعد آپ کہیں گے نا۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں، مجریہ 2016 کا مجلس منتخبہ کے حوالہ کیا جانا

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): میں خیبر پختونخوا، یونیورسٹیز (امنڈمنٹ) بل، 2016 کو فوری طور پر زیر غور لانے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب! مولانا لطف الرحمان صاحب۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب سپیکر۔ مشتاق غنی صاحب نے جو بل پیش کیا ہے، ہماری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ چونکہ یونیورسٹیز کے حوالے سے ہے، یونیورسٹیز کے ساتھ متعلقہ ہے اور تمام یونیورسٹیوں کے ساتھ ہے اور یونیورسٹیز جو ہیں، ہمارے اہم ادارے ہیں، جہاں پر بھی ہیں اور اس ایکٹ میں آرڈیننس کے تھرو جو اس میں امنڈمنٹس لائی گئی ہیں، ہم یہ سوچتے ہیں کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس میں بہت سارے ممبران نے اس میں امنڈمنٹس پیش کی ہیں تو جن جن ممبران نے امنڈمنٹس پیش کی ہیں، وہ اور ساتھ میں ہمارے وہ سٹیک ہولڈرز جو یونیورسٹیز سے تعلق رکھتے ہیں، ہم بیٹھ کر سلیکٹ کمیٹی میں، ہماری کوشش ہوگی کہ متفقہ طور پر، اگر اس میں اس حوالے سے حکومت ہمیں مطمئن کر سکی یا ہم حکومت کو مطمئن کر سکے تو وہ بل جب آئے گا اسمبلی میں تو میرے خیال میں یہ سب کیلئے بہتر ہوگا، ان اداروں کیلئے بہتر ہوگا۔ تو ہماری ریکویسٹ یہ ہے کہ سلیکٹ کمیٹی میں یہ بل چلا جائے اور بھرپور طریقے سے اس پر ڈسکشن ہو جائے۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! اس بل پر کافی کام ہوا ہے، اس سے پہلے بھی اور بڑے عرصے سے ہم کر رہے ہیں، ابھی کوئی اکیس، بائیس کے قریب امنڈمنٹس بھی آئی ہوئی ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں، جیسے سی ایم صاحب نے کہا ہم بالکل کبھی بلڈوز کرنے کے حق میں نہیں ہیں، اگر یہ اس کے اوپر مزید Deliberation چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، آپ سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیں لیکن ساتھ ہی میری یہ گزارش ہوگی کہ جو ہمارا آرڈیننس ہے، وہ 10 مئی کو Expire ہو رہا ہے تو پھر مجھے

ایک ریزولوشن پیش کرنا ہو گی اور یہ ایوان پھر Sixty days کیلئے اس ریزولوشن کو پاس کرے تاکہ ہمارا نظام جو ہے، وہ چلتا رہے۔

جناب سپیکر: آپ ریزولوشن ابھی پیش کرتے ہیں؟

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: پہلے سلیکٹ، کل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Friday کو آپ۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جی، ابھی پیش کروں گا۔

جناب سپیکر: ابھی، ابھی کرتے ہیں؟

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جی، ابھی میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سلیکٹ کمیٹی ہم بنالیں گے لیکن میں ہاؤس سے لیتا ہوں، ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں،

Is it the desire of the House that the Bill may be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Select Committee. Mushtaq Ghani Sahib, please.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Special Assistant for Higher Education: Sir, I beg to move that Para 1 of the direction of the Chair may be relaxed by the Chair, allowing me to move the resolution under Article 128 (ii) of the Constitution.

Mr. Speaker: Relaxed.

قرارداد

Special Assistant for Higher Education: 'Resolution': In view of proviso to sub clause 2 of article 128 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa hereby resolves that the Khyber Pakhtunkhwa University (Amendment) Ordinance 2016, Khyber Pakhtunkhwa Ordinance No. III of 2016, which expires on 10-05-2016 shall be extended further for a period of 90 days, with effect from the date of expiry of the aforesaid ordinance.

Mr. Shah Hussain Khan: Sixty days, ji.
Special Assistant for Higher Education: Sixty days, not ninety, sixty days.
Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Item No.12: Mahmood Jan Sahib, Mahmood Jan Sahib, please.

مجلس قائمہ برائے اعلیٰ تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Mahmood Jan: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ On behalf of the Chairman, Standing Committee No. 8, on Higher Education, Archives and Libraries Department, I beg to move under the sub rule (1) of rule 185 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, the time for the presentation of the report of Standing Committee No. 8, on Higher Education, Archives and Libraries Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension period for presentation of the report of the Committee may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Extension period is granted.Item No. 13: Mr. Mahmood Jan Sahib.
Mr. Mahmood Jan: On behalf of the Chairman of Standing Committee No. 8, on Higher Education, Archives and Libraries Department, I beg to present the report of Standing Committee No. 8, on Higher Education, Archives and Libraries Department, in the House.
Mr. Speaker: The report stands presented. Item No.14: Mr. Sheeraz Khan.

مجلس قائمہ برائے آبپاشی کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس قائمہ نمبر16 برائے آبپاشی کی رپورٹ منظور کی جائے، رپورٹ کی کاپیاں مورخہ 29 مارچ 2016ء کے ایجنڈے کے ساتھ تقسیم کی گئیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted. Ji. ji.

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: یہ جو Ninety days اور Sixty days کی بات ہوئی ہے، یہ Sixty days ہو ہی نہیں سکتا، یہ ہو گا ہی، آرٹیکل 128 کلاز 2 سب کلاز a میں واضح ہے کہ یہ جو Extension ہو گی Ninety days کی ہو گی، So it`s not sixty days, it`s ninety days.

Mr. Speaker: Amend, please amend according to Mushtaq Ghani, consideration.

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں یہ ریزولوشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، یہ میں فائنل کر لوں، ختم کر لوں ناں تو پھر، اچھا میڈم! آپ نے یہ بتایا کہ آپ نے یہ ریزولوشن کس سے، آپ نے سائن کروائی ہے کہ کیا، مجھے بتائیں کہ کیا آپ نے۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! یہ فاٹا ایڈہاک جو لیکچررز تھے، ان کی یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سائن کس کس نے کئے ہیں آپ کے؟

محترمہ آمنہ سردار: جی، راجہ فیصل صاحب نے، عسکر پرویز صاحب نے اور سکندر شیرپاؤ صاحب نے اور میرے سائن ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس طرح کریں کہ جتنے بھی پارلیمانی پارٹیز کے لیڈرز ہیں، ان سے سائن کروادیں تاکہ اس کے بعد اس کو Friday کو لے لیں گے، ان شاءاللہ تعالیٰ۔

محترمہ آمنہ سردار: اچھا جی، جی چلیں سر! ٹھیک ہے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: The session is adjourned till 03:00 pm, afternoon of Friday.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 06 مئی 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)